نمبر ۷ | ۶ ؍ احسان ۱۳۳۷ ہش ۔ ۳۰ ؍ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ ۔ ۱۹ ؍ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۳

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول میں جلسہ تقسیم انعامات

بزرگان سلسلہ کے علاوہ تعلیم یافتہ غیر مسلم معززین کی شمولیت

قادیان ۱۵ جون آج ساڑھے چھ بجے بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول میں تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی جس میں بزرگان سلسلہ کے علاوہ باہر جو شہید کرنے کے بعض غیر مسلم تعلیم یافتہ معززین نے بھی شمولیت فرمائی۔ سکھ نیشنل کالج کے پروفیسر جناب پنڈت رادھا کرشن صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

مہمانان کرام کی تواضع

جلسہ تقسیم انعامات سے قبل احاطہ مدرسہ احمدیہ میں جملہ مہمانان کرام کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ اس دوران میں بزرگان سلسلہ اپنے غیر مسلم مہمانوں سے مختلف امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

جلسہ تقسیم انعامات

بعدہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں جہاں جلسہ تقسیم انعامات کا اہتمام کیا گیا تھا جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب پنڈت رادھا کرشن صاحب پروفیسر سکھ نیشنل کالج شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیز محمد عارف الدین حیدر آبادی متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی اور محمد ولی [illegible] صاحب حیدر آبادی نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین کے منظوم کلام "نونہالان جماعت سے خطاب" کے چند اشعار ترنم سے سنائے۔ بعدہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مدرسہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے مادی تعلیم کے ساتھ روحانی تعلیم کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا باوجودیکہ ہمارے ملک سے مغربی حکومت بنا ڈیرہ اٹھا چکی ہے مگر افسوس کہ بجز شعوری طور پر ان کی تہذیب کو اپنایا جا رہا ہے۔ اسی غلط روی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت تعلیم یافتہ طبقہ اپنی تعلیم کے اصل مقصد کو پورا نہیں کر رہا۔ اخلاقی طور پر اس کی حالت بہت پست ہوتی جا رہی ہے۔ موجودہ تعلیم انہیں دہریت اور مادیت کی طرف لے جا رہی ہے چنانچہ ملک کا سنجیدہ طبقہ اس نقص کو محسوس کرنے لگا ہے۔

آپ نے تعلیم کا اصل مقصد و ضرورت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ تعلیم کا مقصد و ضرورت یہ ہے کہ لوگوں میں اعلیٰ انسانیت اور اعلیٰ صفات و اقدار و اخلاق فاضلہ پیدا ہوں اور وہ اچھے شہری ثابت ہوں۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں اسراف۔ سینما۔ تھیٹر۔ سگریٹ نوشی کی لعنت اور بعض ہندوستانیوں کا طلبہ کو سبق پڑھانا وغیرہ طلبہ کے دماغی انتشار کا موجب بنکر تعلیم کے ان اعلیٰ مقاصد کے حصول میں بڑی روک ثابت ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہمارے سکول میں طلبہ کی جسمانی اور روحانی و علمی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو ایسی برائیوں سے بچانے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ میں دی جاری ہی مذہبی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ طلبہ کو اپنے مذہب کے علاوہ غیر مذاہب کی تعلیمات سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق انہیں جملہ پیشوایان مذاہب سے محبت و عقیدت رکھنے اور دیگر اہل مذاہب سے رواداری کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس درس گاہ میں تعلیم پانے والے وسیع النظری کے حامل ہوتے ہیں اور آج اکناف عالم میں اس رواداری کی تعلیم کا پرچار کر رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب سید عبد الحی صاحب نے سکول کے سالانہ نتائج کی خوش کن رپورٹ پیش کی۔ اور بتایا کہ اس مدرسہ میں احمدی طلباء کے علاوہ ہندو سکھ اور ہریجن طلبہ بھی مفت تعلیم پا رہے ہیں۔ اور سکول میں ہندی اور اردو کی تعلیم لازمی ہے (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

مری ۱۳ ؍ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

ربوہ۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ سلمہا بنت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب چند روز ہوئے اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا ۱۴ ؍ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ صاحبزادی صاحبہ کو بخار کی شکایت ہے۔ احباب جماعت موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۱۵ ؍ جون۔ مدرسہ احمدیہ میں تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد ہوا جس میں بزرگان سلسلہ کے علاوہ بعض غیر مسلم تعلیم یافتہ معززین نے بھی شرکت کی۔ اور مقامی سکھ نیشنل کالج کے پروفیسر صاحب نے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول کے اول دوم آنے والے طلبہ کو انعامات تقسیم کئے۔

قادیان ۔ ۱۷ ؍ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

"جے جگت"

از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے قادیان

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سرودان لیڈر اچاریہ ونوبا بھاوے نے فرمایا کہ :-

"قومی آدرش "جے ہند" تنگ نظری ہے ہندوستان کی روحانی اور اخلاقی عظمت کے پیش نظر اس کے بجائے "جے جگت" کہنا چاہیئے تاکہ پوری انسانیت اس کے دائرہ میں آجائے۔ دنیا کے لئے ہندوستان کے پاس ایک خاص مشن اور ذمہ داری ہے۔ اتحاد کا پیغام تمام اقوام عالم تک پہنچانا چاہیئے۔"

جہاں تک نظریہ کا سوال ہے یہ بہت اعلیٰ اور خوش آئند ہے۔ اور روحانیت اور اخلاق کی جان ہے لیکن آجکل کی دنیا میں جس پر قومیت اور نیشنلزم کا بھوت سوار ہے اس نظریہ کا ہندوستان میں اپنانا بہت مشکل ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے ہر فرقہ اور گروہ کا پرماتما۔ دیوی۔ دیوتے اور بت جدا جدا ہیں۔ اور ذات پات کی آہنی دیواریں ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کر رہی ہیں۔ تو اس فضاء میں پرورش پانے والا انسان اتنا وسیع النظر کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ "جے جگت" کا نعرہ بلند کر سکے۔ اگر وہ زبانی ایسا اعلان کر بھی دے تو بھی اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اس کی عملی زندگی اس اعلان سے مطابقت اختیار کر جائے گی۔

حقیقت یہی ہے کہ جب تک محدود قومیت کے نظریہ کو خیر باد نہ کہا جائے۔ کوئی ملک یا قوم صحیح طور پر ترقی نہیں کر سکتی۔ بالخصوص آج کی دنیا میں جبکہ ذرائع آمد و رفت اور نقل و حمل کی وجہ سے دنیا کے دور دراز علاقے ایک دوسرے سے اتنے قریب ہو چکے ہیں کہ ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

"جے جگت" سے بھی وسیع تر نعرہ آج سے چودہ سو سال پیشتر عرب کے امی نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلند فرمایا تھا۔ اور قرآن کریم کے شروع میں ہی یہ اعلان ہے کہ اس خدا کی تعریف ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ یعنی سب جگتوں کا پیدا کرنے اور پالنے والا ہے۔ مسلمان جس ملک میں بھی گئے عملی طور پر اس نظریہ کے مطابق زندگیاں گذاریں اور بلا لحاظ قوم و ملک لوگوں کو فیض پہنچایا۔

در اصل سیاسی لیڈروں کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ "جے جگت" کا نظریہ قائم رکھ سکیں کیونکہ ان کی تحریکات خود غرضی اور تنگ نظری پر مبنی ہوتی ہیں۔ "جے جگت" کا نعرہ صحیح طور پر وہی شخص بلند کر سکتا ہے جو "جگت پت" یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے مشن لیکر آئے اور جو خدا کی تمام مخلوق سے یکساں نسبت و ہمدردی رکھے اور ملکوں اور قوموں کی حد بندیوں سے بالا ہو۔

یہ خوشی کا مقام ہے کہ ہندوستان میں عالمگیر اخوت و محبت کے اس نظریہ کی بنیو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں قادیان کی بستی میں رکھی جا چکی ہے۔ پس "جے جگت" کا نظریہ ضرور قائم ہوگا اور ہندوستان کے ذریعہ ترقی پائے گا۔ لیکن سیاسی لیڈروں اور سوشل ریف[illegible] کے ذریعہ سے نہیں۔ بلکہ آسمانی تعلیم کے ذریعہ سے جو انشاء اللہ وہ دن بلد[illegible] ہے۔ جب ہم "جے جگت" کا سبق یورپ و امریکہ اور روس کے نیشنلسٹوں کو بھی پڑھا سکیں گے۔

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفتہ روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۹ جون ۱۹۵۸ء

سچی باتیں

اخبار صدق جدید مورخہ ۲۲ مئی میں مولانا دریا بادی صاحب نے لکھا کہ

"عرب کی سرزمین سے ایک اُمّی پیغمبر اٹھا اور اس نے پکار کر کہدیا کہ میں آخری نبی ہوں۔ اب میرے بعد کوئی نہیں آئے گا ــــ دنیا کا یہ دستور تھا جو آتا تھا وہ کسی نہ کسی اور آنے والے کی خبر دے ہی جاتا تھا یا بہت سے بہت یہ کہ اس بات میں خاموش رہتا تھا ونیا سے نرالا انوکھا طریقہ تو عرب کے اسی اُمّی نے اختیار کیا اور کھل کر کہہ دیا کہ میرے بعد آنے والا کوئی نہیں ہے ــــ صدیاں گذر گئیں۔ دنیا نے کتنے جھٹکے، کتنے پلٹے کھائے۔ لیکن یہ بات پتھر کی لکیر بنی ہوئی جیسی تھی ویسی ہی اب تک قائم! وہ زیست مسخرہ نے جو شروع شروع میں کچھ اس حرف ناگفتہ بیر بادست تاریخ نے اسے کسی شمار قطار کے قابل ہی نہ سمجھا۔ اور اب جو پچھلی صدی میں کسی کو یہ سوجھی بھی تو تاویلوں کے تہہ بہ تہہ اپنے گہرے پردے کے نیچے چھپے کھینے والے لفظ بدل کر خود ہی اسے واپس لے رہا ہوا ــــ غرض آخری پیام کی طرح آخری پیام لانے والے کی شخصیت بھی آج تک تاریخ کے اوراق میں لاجواب بے مثال بے مثیل۔

خیالات و عقائد کی بحث کو چھوڑیئے واقعات کی ٹھوس تاریخیت کو کوئی کیسے جھٹلا سکے گا؟"

جہاں تک سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کا تعلق ہے۔ کسی کو اس میں کلام نہیں۔ لیکن اس نتیجہ کے لئے جس طریق پر بعض امور کو پیش کیا گیا ہے۔ "واقعات کی ٹھوس تاریخیت" کے سامنے یقیناً نظر ثانی کے محتاج ہیں۔

بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری نبی ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ مگر یہ بات کہ آپ نے اپنے بعد کسی آنے والے کی خبر نہیں دی حقائق کے خلاف ہے۔ جس شخص نے اسلامی لٹریچر مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ آپؐ نے نہایت واضح الفاظ میں آخری زمانہ میں نزول مسیح کی خبر دی۔ اور آپ کی یہ یقین دہانی اس حد تک پہنچ گئی۔ کہ اہل سنت نے نزول مسیح کے مسئلہ کو عقائد میں شمار کیا۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ جب نزول مسیح کا وقت آیا تو ان جملہ حقائق ثابتہ کے علی الرغم علماء وقت ایسی اخبار نبویہ کا سرے سے انکار ہی کر دیں!

خیالات و عقائد کی بحث کو چھوڑتے ہوئے صرف اسلامی لٹریچر سے حقائق کو سامنے رکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

"میرے بعد آنے والا کوئی نہیں ہے"۔

کے الفاظ کو علی الاطلاق نسبت دینے والا۔ صحیح بخاری مسلم ابوداؤد۔ وغیرھا بلند پایہ کتب میں مذکورہ احادیث صحیحہ مرفوعہ کی نسبت کیا فتوےٰ صادر کرتا ہے جن میں صاف لفظوں میں نزول مسیح کی خبر دی گئی ہے۔

صاف بات ہے کہ یا تو ان احادیث کو موضوعہ قرار دیدے۔ اور صاف لفظوں میں امتِ محمدیہ کے اجماع علی الضلالت کا اقرار کرے ورنہ کسی نہ کسی تاویل کی پناہ لینی ہی پڑے گی!!

اصل بات یہ ہے کہ علماء ظواہر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض الفاظ کے اصل معانی سمجھنے میں بڑی غلطی پر ہیں بھلا یہ بھی کوئی خوبی ہے کہ رحمت للعالمینؐ کے آتے ہی ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو جائے؟ بیشک آپ کی شریعت تا قیامت ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں۔ مگر یہ کیا کہ آپؐ کے فیضان کو بھی اسی طرح بند سمجھ لیا جائے جس طرح دیگر انبیاء کے گذر جانے کے بعد ہوتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو ایک زندہ اور صاحبِ کمال نبی بنایا آپؐ ایک روشن چراغ ہیں جس سے صدہا چراغ روشن ہو سکتے ہیں۔ آپؐ کی نبوت کا فیضان تا قیامت جاری و ساری ہے اس دروازے کو کوئی شخص بھی بند نہیں کر سکتا۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس کی زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خداتعالےٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ اور صاف فرما دیا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون۔

چنانچہ قرآن کریم کی لفظی حفاظت کے ساتھ مجددین امت کے ذریعہ اس کی معنوی حفاظت کے سامان بھی مہیا فرمائے۔ اور واقعات کی ٹھوس تاریخیت اس کا زبردست ثبوت پیش کر رہی ہے!

یہی نہیں بلکہ امی نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جب چودھویں صدی کے آغاز میں زمانہ کے مفاسد انتہاء کو پہنچ گئے۔ دنیا نے اپنے مالکِ حقیقی کو یکسر بھلا دیا۔ اُس کی رحمت نے وعدہ کے موافق مسیح اور مہدی کو اصلاح حال کے لئے بھیج دیا۔ اب ایک طرف نبی عربی کے اقوال مطہرات دیکھیں اور دوسری طرف زمانہ کے مفاسد کا مطالعہ کریں پھر بتائیں کیا یہ مصفیٰ غیب کی خبریں نہیں جو ٹھیک وقت پر پوری ہوئیں اور انہیں کے مطابق اس زمانہ میں ایسے مصلح کے آنے کی ضرورت ہے۔ جو آپ ہی کے نورِ نبوت سے اکتساب نور کرے اور آپ ہی کا امتی کہلاتے ہوئے مفاسد زمانہ کی اصلاح کرے!!

اس میں کوئی شک نہیں کہ جھوٹا سچے کی گدی پر بیٹھ کر کسی وقت بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے بعد جس جس نے بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ مگر واقعات کی ٹھوس تاریخیت کے پیش نظر کسی شخص کو بھی اس بات سے مجال انکار نہیں کہ قرآن پاک میں سلسلہ محمدیہ کو سلسلہ موسویہ سے مشابہت دی گئی ہے۔ اور احادیث نبویہ میں اس بات کی بخوبی وضاحت موجود ہے۔ کہ امتِ محمدیہ پر وہی حالات آنے مقدر ہیں۔ جن سے امتِ موسویہ دوچار ہوئی۔ اس کی پوری تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ ہر دو سلسلوں کی باہمی مشابہت کے لئے ذرا سورۃ مزمل کی حسب ذیل آیت کریمہ پر غور کیا جائے!

"انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً" (مزمل ع ۱)

ہم نے تمہاری طرف بھی اُسی قسم کی نگرانی کرنے والا رسول بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

اور سورت نور میں فرمایا:-

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (نور ع ۷)

تم میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح بجا لائے ہیں اللہ تعالےٰ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ تم کو بھی یقینی طور پر ویسے ہی زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام

حسب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کے لئے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ ان کی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک بستی میں عید کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کیا جائے۔ اس لئے ایسے احباب جلد از جلد امیر مقامی کے نام اپنی قربانی کے جانور کی قیمت جس کا -/۲۵ اور -/۳۰ روپے کے درمیان اندازہ کیا گیا ہے بھیج دیں تاکہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کا انتظام کیا جا سکے۔

عید کے موقعہ پر قادیان میں دی گئی قربانی جہاں آپ کی قلبی مسرت کا موجب ہوگی وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اٹھا سکیں گے کیونکہ ان میں سے اکثر درست حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے خود قربانی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے اور بیرونجات کے احباب کی طرف سے جو جانور یہاں ذبح کیا جائے گا تو درویشان قادیان بھی اس کے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں پس احباب کو اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ (امیر مقامی قادیان)

مدیر صدق جدید سے جواب طلب سوال

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

مولانا آپ نے صدق جدید میں شائع کیا ہے کہ

دنیا سے نرالا انوکھا طریقہ تو عرب کے اس امی نے اختیار کیا جو آتا تھا کسی نہ کسی آنے والے کی خبر دے کے ہی جاتا تھا اور کھل کر کہہ دیا کہ

"میرے بعد آنے والا کوئی نہیں"

مولانا مکرم کیا بخاری مسلم مسند امام احمد حنبل میں یہ احادیث مرفوعہ نہیں ہیں

(۱) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

(۲) لیُنزلنّ ابن مریم فیکم

(۳) من عاش منکم ان یلقیٰ عیسیٰ بن مریم اماما مھدیا۔

نون ثقیلہ اور لام قسم کے ساتھ ایک آنے والے کی خبر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میرے بعد آنے والا کوئی نہیں۔ جمہور اہل اسلام و علماء کرام کا یہی عقیدہ ہے کہ ایک نبی آنے والا ہے وہ آسمان سے آئیگا یا زمین سے (ابن مریم اسرائیلی ہے یا امت محمدیہ (منکم) سے امام یہ فیصلہ تو بعد میں ہوگا ذکر لیا جائے) آپ جو فرماتے ہیں کوئی آنے والا نہیں اس کا قول النبی کے خلاف کیا ثبوت ہے یا آپ کھل کر کہہ دیجئے۔ کہ یہ احادیث وضعی ہیں۔ اور امتِ محمدیہ کا اجماع علے الضلالہ ہے اور ڈاکٹر اقبال نے سچ کہا کہ یہ مجوسی عقیدہ ہے۔ جواب میں کوئی آنے والا نہیں؟ مد نظر رہے۔

سونگھڑہ اڑلیسہ میں تشریف آوری پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایدہ اللہ کی خدمت میں

مقامی جماعت کا سپاسنامہ

مرسلہ مکرم سید ابرار الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت وتبلیغ کے حالیہ دورہ اڑلیسہ کے موقعہ پر مختلف جماعتوں کی طرف سے سپاسنامے پیش کئے گئے۔ جن کا مختصرۃً ذکر اس مجموعی رپورٹ میں آچکا ہے جو ساتھ ساتھ شایع ہوتی رہی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب جب سونگھڑہ میں تشریف لائے تو جو سپاسنامہ مقامی جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا وہ بعد حذف اختصار کے جناتھ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اسی قسم کے جذبات محبت وعقیدت کا اظہار مقامی جماعت کی مجلس خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ پینکال۔ کوٹیلہ۔ پوری وغیرھا نے بھی اپنے سپاسناموں میں کیا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کے اخلاص میں برکت دے سب کے نیک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی راہ میں پیش آمدہ جملہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دے۔ آمین۔ (ادارہ)

عالیمقام ذی الاحترام! حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ادم اللہ فیوضہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ سونگھڑہ سب سے پہلے اپنے مولا کریم ورحیم کا بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں وہ مبارک ساعت سعید نصیب کی جس کے لئے عرصۂ دراز سے ہمارے قلوب تڑپ رہے تھے اور آنکھیں ترس رہی تھیں۔ چنانچہ آج ہمارے قلوب مسرت وشادمانیوں کے جذبات سے لبریز ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الودود کا لخت جگر ہمارے درمیان رونق افروز ہے۔ ہم اپنے پاس اس قسم کے الفاظ نہیں پاتے کہ جس سے ہم اپنے دلی جذبات واحساسات محبت اور عقیدت پسندی کا اظہار کریں۔ ہم جملہ جماعت احمدیہ کے افراد سب آنجناب [illegible] کی مقدس بارگاہ میں انتہائی اخلاص اور محبت بھرے دلوں کے ساتھ [illegible] اہلاً وسہلاً ومرحبا کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اے صاحب شکوہ کے فرزند ارجمند! جعلک اللہ کاسمک جہاں اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو یہ شرف بخشا ہے کہ آپ ابنائے فارس سے تعلق رکھتے ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لو کان الایمان معلّقاً بالثریا لنالہٗ رجلٌ من ھٰؤلاءِ۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے لسن خاص [illegible] خوبیوں سے بھی آپ کو نوازا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ اس صغر سنی میں آپ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مرکز قادیان میں نظارت دعوت وتبلیغ کے کام کو بخیر وخوبی سرانجام دیتے رہتے ہیں تو دوسری طرف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہندوستان کے عہدہ پر [illegible] احسن وخوبی وخوش اسلوبی اس کام کو بھی سنبھال رہے ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ [illegible] ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

اے ابنائے فارس کے درخشندہ گوہر! آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ جس طرح ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مقام مقدس کے پاس ایک غیر ذی زرع وادی میں خدائی خوشنودی کے ماتحت چھوڑا تھا اُسی طرح حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے بظاہر ہر قسم کے مخالفانہ حالات کے آپ کو قادیان کے مقدس مقام میں چھوڑ۔ اُس وقت سے اب تک آپ اور آپ کے ساتھ والے درویش محض للہ وہاں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی قربانیاں ضائع نہیں جائیں گی۔ بلکہ آپ ہندوستان میں اعلائے کلمۃ اللہ کے بلند پایہ مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

مکرم صاحبزادہ صاحب! آیت کریمہ کہ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کے ماتحت حضور اکرمؐ کے بعد چودہ سو سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے جد امجد بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مبعوث فرمایا۔ اُس وقت ساری دنیا ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نقشہ پیش کر رہی تھی اسلام پر چاروں طرف سے حملہ ہو رہا تھا۔ آپؑ نے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم کی صورت میں اسلام کو از سر نو زندہ کیا اور اپنے پیچھے ایک فعال اور منظم جماعت چھوڑ کر دنیا میں ایک روحانی تغیر برپا کر دیا۔ علمی عملی اخلاقی اور ایمانی اور روحانی میدان میں ایک خدا تعالیٰ کا پہلوان پیش قدمی کرتا چلا گیا اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کا پورا پورا مصداق ٹھہرا اور ساتھ ہی پیشگوئی بھی کر تا گیا کہ اس کام کو جاری رکھنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ میری ذریت ہی سے ایک شخص کو کھڑا کرے گا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور صاحب شکوہ اور عظمت ہوگا سخت ذہین وفہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السّماء کا پورا مصداق ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس پیشگوئی کو آپ کے والد بزرگوار اور ہمارے آقا سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ الودود کے وجود میں بجنسہٖ پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اور ہمارے سامنے وہ عظیم الشان انقلاب ہے، جو حضور کے وجود سے پیدا ہوا ہے۔ آج دنیا کے کناروں تک احمدیت کی شہرت پہنچ چکی ہے اور حضور کے حکم کے ماتحت آپ کے خدام اکناف عالم میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں علاوہ پاکستان و ہندوستان اور دیگر شہروں اور قصبات کے انگلستان شمالی جنوبی امریکہ۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ، جرمنی، فرانس، اسپین۔ ڈنمارک، سیرالیون، فری ٹاؤن، دمشق، شام، فلسطین، مصر، بورنیو، ماریشس، انڈونیشیا، سیلون، برما، ملایا، سنگاپور، مسقط، مشرقی افریقہ، نائیجیریا، گولڈ کوسٹ وغیرہ وغیرہ میں ہمارے مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ غیر ممالک میں ۲۷۴ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور اور بھی کئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے تراجم بھی چودہ زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ غرضیکہ آپ کے والد محترم نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی جہاں جماعت کی بہترین تنظیم وتربیت فرمائی وہاں تبلیغ اسلام کو بھی دنیا کے کناروں تک بڑی سرعت کے ساتھ پھیلا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اللّٰھم زد فزد۔

پیارے محترم صاحبزادہ صاحب! اس وقت جبکہ ہم افراد جماعت احمدیہ سونگھڑہ آنجناب کو دلی خلوص کے ساتھ خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ وہاں ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو دراصل مثیل مسیح کے بارہ حواری تھے جو اس علاقہ میں گذرے ہیں اور جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لاکر اس ملک کے اس حصہ میں احمدیت کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھی۔ گو وہ اس وقت ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن اُن کی روحیں تو اس خوشی اور مسرت میں ہمارے ساتھ شریک ہونگی۔ کیونکہ اُن ہی کی مساعی جمیلہ اور محنت شاقہ کے نتیجہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کا پوتا اُن کی اولاد میں جلوہ افروز ہے!!

اے خاندان مسیح موعودؑ کے چشم وچراغ! جماعت احمدیہ سونگھڑہ ایک پرانی جماعت ہے جو کہ ۱۸۹۵ء سے حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک زمانہ سے قائم ہے۔ بہار، بنگال اور اڑلیسہ میں سے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر سب سے پہلے سونگھڑہ کے ہی بزرگوں نے مثلاً حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید سعید الدین احمد صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید عبدالستار صاحبؓ۔ حضرت منشی سید احمد حسین صاحبؓ۔ حضرت منشی سید نیاز الدین صاحبؓ۔ حضرت منشی سید شفیق الدین صاحبؓ۔ حضرت منشی سید تفضل حسین صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید اکرام الدین صاحبؓ۔ حضرت منشی سید نیاز حسین صاحبؓ۔ حضرت منشی سید حاجی احمد صاحبؓ۔ حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحبؓ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات وزیارت کا شرف حاصل تھا لبیک کہا۔ اور پھر لتعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی جدوجہد سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف رہے۔ پہلا وفد جو حضرت اقدسؑ کی زیارت کے لئے ۱۹۰۱ء میں قادیان روانہ ہوا تھا وہ مندرجہ بالا نمبر ۱ تا ۸ افراد پر مشتمل تھا۔ دوسرا وفد جو ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس کی زیارت کے لئے روانہ ہوا وہ تین احباب پر مشتمل تھا۔ یعنی مندرجہ بالا ۸ تا ۱۰ افراد پر مشتمل تھا۔ اور پھر تیسرا وفد جو ۱۹۰۳ء میں روانہ ہوا وہ بھی تین احباب پر مشتمل تھا۔ یعنی حضرت منشی سید احمد حسین صاحبؓ حضرت حاجی احمد صاحبؓ اور حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحبؓ۔ گو جملہ بزرگان میں سے اب کوئی بھی ہم میں موجود نہیں۔ مگر ان سب کی یاد ہم سب کے قلوب میں اُسی طرح قائم ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور ہمیں صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب! جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحبؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بہار، بنگال، حیدرآباد اور اڑلیسہ میں الدلیل المحکم جیسی مدلل ومبسوط کتاب تصنیف فرمائی جس میں وفات مسیح کے متعلق دلائل پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور سونگھڑہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ یہیں سے سارے اڑیسہ میں احمدیت کی تبلیغ پھیلی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۱۹۱۷ء سے جماعت احمدیہ سونگھڑہ پر مخالفت کے طوفان بدتمیزی اُٹھنے شروع ہوئے جو تقریباً ہر پانچ اور دس سال میں زور پکڑتے گئے۔ اور تا حال جاری ہیں۔ مخالفوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کہ کسی طرح اس پودے کو اکھیڑ کر پھینک دیں۔ چنانچہ ہماری مساجد ہم سے چھین لی گئیں۔ اور اُن میں ہمارا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ دن دہاڑے ہماری فصلوں کو تباہ وبرباد کر دیا گیا۔ اور راستوں میں ہم پر لاٹھی اور پتھر چلائے گئے

حتیٰ کہ ایک محلہ میں ان غریب احمدیوں پر ظلم اور تشدد کے پہاڑ توڑے گئے۔ اور مجبوراً انہیں کچھ عرصہ کے لئے ہجرت بھی کرنی پڑی۔ اس طرح سے مخالفوں نے موقعہ پا کر گھروں کے قفل توڑ دیئے اور گھروں کے اندر داخل ہو کر تمام مال و اسباب لوٹ لیے گئے۔ جھوٹے مقدمات چلائے گئے۔ زبردستی ہمیں اپنے مکانوں سے نکال کر ہماری بہو بیٹیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہماری باتوں کو سننا ہماری کتب کا مطالعہ کرنا ہمارے گھروں میں غمی اور خوشی کے موقعہ پر آمد و رفت وخورد و نوش کا حرام قرار دے دینا جائز سمجھا گیا۔ نہ صرف یہی بلکہ ہمارے ہاتھوں کا ذبیحہ بھی حرام قرار دیا گیا۔ یہی دستور پہلے بھی اور اب بھی موجود ہے اور مکمل طور پر ہمارا مقاطعہ کیا گیا۔ خورد و نوش کی اشیاء کو روک دیا گیا۔ غرضیکہ ہمارا اس علاقہ میں رہنا دوبھر ہو گیا۔ اور آپ یہ سنکر انگشت بدنداں ہوں گے کہ مخالفوں نے اپنی درندگی کا ثبوت اس رنگ میں بھی دیا کہ ہماری ایک احمدی عورت کی لاش کو قبر سے اکھیڑ کر کودا دیا گدھوں اور گیدڑوں کے آگے ڈال دیا۔ ہم کہاں تک اپنے مظالم کی دردناک داستانیں حضور کو سنائیں۔ ہماری داستانِ غم دل کو ہلا دینے والی ہے۔

ہر چند دشمن نے ہمیں مٹانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالےٰ نے ہمیں کروڑوں ہمیں کرد اللہ کے ماتحت ہمیں ہر فتنہ و فساد سے بچاتے ہوئے ترقی پر ترقی دی ———— رہمیں ان کے مقابلہ کے دفعیہ کی توفیق بخشی۔ اور آج ہم اس قادر مطلق خدا پر کامل یقین رکھتے ہیں جس نے حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الفاظ یوں کہتے ہیں سے

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر

از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

چنانچہ اس کا نتیجہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان بارہ حواریوں کی جگہ کئی بارہ سو احباب اڑیسہ کی جماعت میں بفضلہ تعالےٰ پائے جاتے ہیں اور کئی بارہ افراد ہم یہاں آج آپ کے سامنے بطور گواہ موجود ہیں۔ فالحمد للہ علےٰ احسانہ اللّٰھم زد فزد۔

محترم صاحبزادہ صاحب! ہم اس موقعہ پر احسانات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آں محترم نے از راہِ نوازش ہمیں ایک مبلغ دیا ہوا ہے۔ جو بفضلہ تعالےٰ اپنے فرائض کو باحسن وخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ اور جماعت کی ترقی تنظیمی۔ تربیتی۔ تبلیغی امور کی سرانجام دہی کے لئے شب و روز کوشاں رہتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم جناب مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس کی بہترین جزا و حسن کندہ عطا فرمادے اور انہیں بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

آخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آنمکرم کے اس مبارک سفر کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر کرے اور سعید روحوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اس علاقہ میں تقریباً پندرہ سو میل کا طویل سفر طے کر کے آپ کا تشریف آوری ہم سب کی قلبی مسرت اور روح کی تازگی کا موجب ہے۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے پاکیزہ عزائم کے ساتھ ہیں اور ہم سب بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہیں کہ وہی قادرِ مطلق خدا ان کے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آج سے چالیس سال قبل

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

سونگھڑہ (کٹک) سے بارگاہ خلافت احمدیہ میں فریاد پہنچی کہ ہم چند بے بس بے کس غیر احمدی معاندین کے نرغے میں ہیں اپنے گھروں میں بند آب و دانہ روک دیا گیا ہے مار پیٹ سامان جلانے تک پہنچی ہے۔ اخبار کے لئے عجیب مراسلت تھی ایک مشکی طالب علم مدرسہ احمدیہ بہت پریشان تھے میں نے ایک نظم لکھی بذریعہ تار دی تو انہیں پہنچائی گئی اس میں جو کچھ لکھا وہ پڑھ لیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب زاد اللہ مجدہٗ مع رفقاء و علماء دورہ پر تشریف لے گئے۔ اور اس کی روئیداد میں سونگھڑہ کا ذکر آیا تو مجھے اپنی نظم یاد آئی اور اللہ تعالےٰ کی نصرت پر سجدات شکر بجا لایا کہ باوجود مخالفت شدید کے جماعت کو استحکام بخشا۔ اللّٰھم زد فزد۔ اکمل عفا اللہ عنہ

سونگھڑے کے احمدی احباب پر جو روا ستم
تم گھٹانا چاہتے ہو وہ بڑھ جائینگے
تم مٹانا چاہتے ہو۔ وہ نمایاں ہو چکے
دشمنانِ حق سنو! طوفاں میں ہم ہیں چٹان
یہ وہ پتھر ہے کہ جس پہ جو گرا فوراً مرا
اس تجارت میں کبھی نقصان ہونے کا نہیں
قرض ہے واپس ملے گا۔ ایک تن سارا اُدھار
باز آ جاؤ اذیت سے کہ وہ مولےٰ کریم
میرے پیارے بھائیو۔ اکمل کی جاں تم پر فدا
ایک کانٹا بھی چبھے تم کو تڑپ جاتا ہوں میں
حیف ہے دنیا کی ہو گر دیا ہوری جن کے سپرد
جانور پانی پئیں لیکن نہ پی لیں احمدی
مسجدوں میں اُنکی چمگادڑ رہیں کتے پھریں
ہائے دل میں درد ہے اور لب پہ آہِ سرد ہے
اے میرے پیارو مسیحا کی یہی تعلیم ہے
وہ بھی دن آتا ہے گھبراؤ نہیں نزدیک ہے

ظالمو! کرتے گا اُن کو اور بھی ثابت قدم
آج ہیں اُتر گئے سوناحق توکل یزداتم
پیش چلنے کی نہیں کچھ بھی نقد جفّ القلم
حافظ و ناصر ہمارا ہے خدائے کیف و کم
اور جس پر یہ پڑا اُکھڑے ہوئے اُسکے قدم
نقدِ جان دیکر خدا سے ہم نے کی بیع السّلم
نوٹ کر لیں یہ ہماری بات اربابِ ستم
مومنوں کے واسطے رکھتا ہے غیرت لاجرم
کونسے لفظوں میں ظاہر ہو مرا رنج و الم
احمدِ مرسل نے کچھ ایسا کیا ہم کو بہم
روکے جائیں یوں گھروں میں از رہِ ظلم و ستم
کیا یہی اسلام ہے۔ اُن کا یہی عدل و کرم
احمدی لیکن نہ ڈالے جمعے کے دن بھی قدم
لکھ رہا ہوں نامۂ محزوں یہ میں باچشمِ نم
تم دعائیں دو اگر کرتے ہیں وہ سب پر ستم
جب کہ قصرِ عافیت میں پہنچے جائینگے یہ ہم

احمدیت ہو گی مرغوبِ دلِ اسلامیاں
کامیابی سے بدل جائیں گی سب ناکامیاں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ ہند کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نئی تبلیغی سکیم کے ماتحت قادیان میں ہندوستان کے لئے "وقفِ جدید انجمن احمدیہ" کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور اس کے ممبران کا تقرر و منظوری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کو الگ رجسٹرڈ کروایا جا رہا ہے۔

اس انجمن کا کام تبلیغی و تربیتی ہوگا۔ جو احباب اس نیک تحریک کے ماتحت اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر یا امراء صاحبان کی سفارش کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔ واقفین کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی کتب کا زیرِ مطالعہ ہونا لازمی ہے۔ اس تحریک کے تحت واقفین کو مبلغ پچیس روپے ماہوار سے مبلغ ساٹھ روپے ماہوار تک حسبِ حالات مشاہرہ دیا جائے گا۔

جن دوستوں نے تا حال اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ جلد اپنے وعدہ جات دفتر ہذا کے پتہ پر بھجوا دیں کم از کم سالانہ چندہ مبلغ چھ روپے ہے جو دوست اس سے زیادہ حصہ لینا چاہیں ان کے لئے زیادہ باعثِ برکت و انعام ہے۔

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہندوستان میں تبلیغی و تربیتی کام کے لئے بہت وسیع میدان ہے۔ پیاسی روحیں آسمانی پیغام کو سننے کے لیے بے تاب ہیں اور خدمتِ دین کی بجا آوری کا اہم موقع ہے احباب اس تحریک میں ضرور شامل ہوں تا کہ خدا تعالےٰ سلسلہ حقہ کو اس رنگ میں بھی ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے لڑکے محمد اسحاق تنویر نے حیدرآباد سے بی۔ یو۔ سی میں درجہ اول کی کامیابی حاصل کی اور دوسرا لڑکے عبدالرشید نے کراچی میں ڈسٹرکٹ ایم پاس کیا ہے ان ہر دو کی کامیابی انکی دینی و دنیوی بھلائی و ترقیات کا پیش خیمہ بننے کے لئے احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خاکسارہ اہلیہ عبد الرحیم صاحب مرحوم سونگھڑہ

ہم ہیں افرادِ جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔

(۲) میرے ایک لڑکے نے کراچی میں بی۔ اے فائنل کا امتحان دیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے اور دوسرے لڑکے کی عالی ہی میں ترقی ہوئی ہے اسکی جلد مستقلی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد حسین خان ضلعدار پنشنر چک ۲۶ شمالی سرگودھا۔

شہاب ثاقب!

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی۔

رات کو جب ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو اکثر فضاء میں خط "مستقیم" پر کچھ شعلے متحرک نظر آتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آسمانی دیوتا زمین پر "اگن بان" چھوڑ رہے ہیں۔ اس کو ہم لوگ اپنی زبان میں "تارا ٹوٹنا" کہتے ہیں۔ اور قرآن پاک میں اس کو "شہاب ثاقب" کہا گیا ہے۔

قرآن مجید میں "شہاب ثاقب" کا بار بار ذکر آیا ہے۔ اور ہر جگہ اس کو آسمانی دربان "محافظ وحی و الہام" اور "سوط عذاب" قرار دیا گیا ہے۔ کلام پاک کا یہ بیان ایسا ہے جو ہمیشہ اہل نظر کی توجہات کا مرکز بنا رہا ہے۔ اسی لئے آج ہم سائنس کی روشنی میں "شہاب ثاقب" کی حقیقت بیان کرنا چاہتے ہیں۔ تا یہ معلوم ہو کہ قرآن پاک نے جو "شہاب ثاقب" کو عذاب الہٰی کہہ کر بیان کیا ہے وہ حقائق و واقعات پر مبنی ہے۔

"شہاب ثاقب اور دمدار تارے"

"شہاب ثاقب" کی حقیقت سمجھنے کے لئے پہلے ہم کو "دمدار تارے" کی ہیئت طبعی پر غور کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ شہاب ثاقب اسی تارے کی دُم کا وہ ٹکڑا ہے جو باقی حصہ جسم سے کٹ کر فضا میں رہ جاتا ہے۔

دمدار تارے فضاء آسمانی کے عجائبات کا انسان ابھی تک احاطہ نہیں کر سکا۔ بلکہ جوں جوں انسان کے ذرائع معلومات وسیع ہوتے جاتے ہیں عجائبات کی دنیا میں بھی وسعت آتی جاتی ہے۔ انہیں "عجائبات آسمانی" میں سے ایک "دُم دار تارا" بھی ہے۔ اس کو ہم آسمان کے آوارہ گرد سیاحوں کا قافلہ کہہ سکتے ہیں۔

قدرت نے سیاروں کا جو نظام قائم کیا ہے وہ ایسا ہے کہ سارے اجرام سماوی اپنے اپنے مخصوص و معین مدار پر نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ اگر ان کی نقل و حرکت میں ذرا بدنظمی پیدا ہو تو سیاروں کے درمیان اسی طرح تصادم شروع ہو جائے جیسے ہماری زمین پر ریل کے انجن ٹکرایا کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہولناک تباہیوں کا وقوع ہو اور سائنس دان روزانہ ایک "قیامت کبریٰ" کے برپا ہونے کی پیشگوئی کرتے رہیں۔

مگر یہ بات تعجب سے سنی جائے گی کہ "دمدار تاروں" کا کوئی مخصوص و معین مدار نہیں ہے۔ یہ تارے بالکل آوارہ گردوں کی طرح اِدھر اُدھر نقل و حرکت کرتے رہتے ہیں۔ کبھی سورج سے قریب ہیں تو کبھی دور۔ کبھی "عطارد" کے مدار میں داخل ہو گئے تو کبھی "زہرہ" کے مدار میں۔ حتیٰ کہ ۱۹۱۰ء تک یہ تارا دو مرتبہ ہماری زمین کے مدار میں بھی داخل ہو چکا ہے۔ اور ہماری زمین اس کی دم سے ٹکرا بھی چکی ہے۔

یہ تارے کتنے طویل و عریض ہوتے ہیں۔ اس کا اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بعض دمدار تارے کی لمبائی "سمت الراس" سے افق تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر وہ سورج کے پاس سے ہماری زمین کی طرف اپنی دم پھیلائے تو اس کی دم ہماری زمین تک پہنچ جائے۔ یعنی ۹ کروڑ تیس لاکھ میل لمبے دمدار تارے دیکھے گئے ہیں۔ اور بعض دم دار تارے کے صرف سر کی ضخامت اتنی تھی کہ ہمارا سورج اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں۔

دمدار تارے کے اس بے پناہ طول و عرض کے باوجود ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آخر یہ تارے کہاں آتے ہیں اور کچھ دنوں تک "نظام شمسی" اور کہکشاں کے اور بعض نظاموں کی سیر و تفریح کر کے کہاں غائب ہو جاتے ہیں۔

دمدار تاروں کی تعداد اب تک دانا سمجھتے ہیں ۰۰۰ء۴ تاروں کا انکشاف تو شمار کر چکے تھے۔ ۵ تاروں کا پتہ اس دور کے سائنس دانوں نے لگایا۔ ان تاروں میں سب سے مشہور ہیلی کا دمدار تارا ہے۔ یہ ۱۹۱۰ء میں ہماری زمین کے مدار میں داخل ہوا۔ اور ہماری زمین اس سے ٹکرائی۔ مگر کوئی قابل ذکر حادثہ رونما نہیں ہوا۔ اس سے فلکیوں نے یہ معلوم کیا کہ دمدار تارے سورج یا دوسرے سیاروں کی طرح کوئی ٹھوس تارے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ پتھروں کے ان گنت ذرات کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو بعض معلوم و نامعلوم وجوہ کی بنا پر ایک دوسرے سے متعلق ہو گئے ہیں۔ اس کو ہم پرندوں کے اس جھنڈ سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جو کبھی کبھی قطار در قطار ایک قطار باندھ کر پرواز کرتے ہیں۔ یہ تارے بھی ان پتھریلے ذرات کے مجموعے کا نام ہے جو آسمان میں پر لگائے بغیر سورج کی کشش یا اپنی کسی داخلی صفت کے باعث جہاں تہاں پرواز کرتے رہتے ہیں۔ یہ کس عالم سے آتے ہیں اور پھر ہمارے نظام شمسی سے نکل کر کہاں چلے جاتے ہیں اس کا کچھ علم نہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جب کوئی دمدار تارا ہمارے نظام شمسی کی سیر و تفریح کر کے واپس ہونے لگتا ہے۔ تو سورج اور دوسرے سیارے اس کی دُم پکڑ لیتے ہیں اور ان دونوں میں زور آزمائی شروع ہو جاتی ہے۔ اس رسہ کشی میں دمدار تارے کی دُم ٹوٹ جاتی ہے دُم دار تارا اپنا باقی دھڑ لے کر فرار ہو جاتا ہے مگر اس کی دُم ہمارے سورج اور سیاروں کے ہاتھوں میں رہ جاتی ہے۔ اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ دمدار تارا پتھر کے بےشمار ذرات سے مرتب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارے نظام شمسی میں دم دار تارے کی دم کا جو حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ بھی پتھر کے ان گنت ذرات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس میں رائی کے دانوں سے چھوٹے اور منوں وزنی پتھر بھی ہوتے ہیں۔

تاریخ کائنات میں یہ واقعات اتنی کثرت سے رونما ہوئے ہیں کہ آج ساری فضاء آسمانی دمدار تاروں کی ٹوٹی ہوئی دُموں کے ان گنت ذرات سے بھری پڑی ہے۔ یہی پتھر کے ٹکڑے جب ہوا کی کثافت سے رگڑ کر شعلے کی صورت میں بھڑک اُٹھتے ہیں۔ تو ہم ان کو "شہاب ثاقب" کہتے ہیں۔

سرگذشت شہاب ثاقب اس تفصیل کے بعد اگر ہم شہاب ثاقب کو دم دار تاروں کی "گرد کارواں" کہیں تو مناسب ہوگا۔ یعنی دمدار تاروں کا قافلہ جب فضاء آسمانی کی سیر و سیاحت کر کے واپس چلا جاتا ہے تو یہ "شہب ثاقبہ" "گرد کارواں" کے طور پر فضاء میں باقی رہ جاتے ہیں۔ اب اس گرد کارواں کی سرگذشت سنئے!

پتھر کے یہ ٹکڑے دمدار تارے سے الگ ہونے کے بعد کچھ دن تو وہیں رہتے ہیں جہاں ان کو دمدار تاروں نے چھوڑا تھا لیکن تھوڑے دنوں کے بعد کچھ تحلیل ہو کے اور کچھ منتشر ہو کے ساری فضاء میں یکساں طور سے پھیل جاتے ہیں۔ اور ۱۲۵ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرنے لگتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ حرکت بڑی تعجب خیز معلوم ہوتی ہے۔ مگر کائنات فضاء کا قانون ہی کچھ ایسا ہے کہ جو چیز زمین سے ۱۰۰ میل بلند ہو جائے گی وہ خود بخود سیاروں کی طرح فضاء میں گردش کرنے لگے گی۔ روس اور امریکہ کے مصنوعی سیارے جو ۱۸۔۱۹ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہے ہیں اس کا راز بھی یہی ہے۔

شہاب ثاقب ہماری زمین سے ۷۰ میل سے ۲۰۰ میل کی بلندی پر گردش کرتے ہیں۔ یہ دوران گردش میں کبھی ایسے نقطے پر آ جاتے ہیں کہ زمین کی قوت کشش یا آئن سٹائن کی اصطلاح میں فضاء کا پیچ و خم ان کو زمین کی طرف کھینچنے لگتا ہے۔ جب زمین کی دیوی ان کو اپنے طاقتور ہاتھوں سے اپنی طرف کھینچتی ہے تو وہ بے اختیار کشاں کشاں اس کی طرف آ جاتا ہے۔ اس وقت بھی اس کی رفتار ۱۲۵ میل فی سیکنڈ یا اس سے بھی کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ رفتار اتنی زیادہ ہے کہ جب یہ فضاء لطیف سے نکل کر فضاء کثیف میں داخل ہوتا ہے تو سرعت رفتار کے باعث اس میں آگ لگ جاتی ہے۔ اس وقت ہم کو فضاء میں متحرک شعلے نظر آتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ "وہ تارا ٹوٹا"۔ یہ واقعہ جس طرح رات میں ہوتا ہے اسی طرح دن میں بھی ہوتا ہے۔ مگر دن میں ہمیں وہ روشنی نظر نہیں آتی۔

شہاب ثاقب کی اقسام ان جلنے والے شہابوں کی تین اقسام ہوتی ہیں۔ ایک وہ جس کی صرف روشنی ہم کو فضاء میں نظر آتی ہے۔ اس کو SHOOTING STAR کہتے ہیں۔ دوسری قسم کو آتش اگن گولا FIRE BALL کہتے ہیں۔ اس کو جب زمین اپنی طرف کھینچتی ہے تو اس کی رفتار سے بادل کی گرج کی مانند آواز پیدا ہوتی ہے۔ ۱۸۷۶ء میں ایک اگن گولے سے ایسی زبردست آواز پیدا ہوئی تھی۔ کہ بہت سے لوگ بہرے ہو گئے تھے۔ مگر اس کا کوئی حصہ زمین پر نہیں آیا۔ تیسری قسم بھی آتش اگن گولے کی ہی طرح ہوتی ہے۔ مگر اس کا بچا ہوا حصہ زمین پر آ گرتا ہے

آگ لگنے کی وجہ "شہاب ثاقب" میں آگ کیوں لگتی ہے؟ یہ بات سمجھنے کے لئے ہم کو فضاء اور ہوا کی ماہیت پر غور کرنا چاہیئے۔

ہماری زمین سے فضاء کا جو حصہ جتنا قریب ہے وہ اتنا ہی کثیف ہے اور جو حصہ جتنا دور ہے وہ اتنا ہی لطیف ہے۔ حتیٰ کہ زمین سے پچاس میل اوپر تک تو ہوا کا وجود ہے۔ لیکن اس کے بعد جو فضا ہے وہ اتنی لطیف ہے کہ ہوا کے کام بھی نہیں آ سکتی۔ اور ہم وہاں پہنچ کر سانس بھی نہیں لے سکتے۔ اس کو ہم سمندر کی مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔ سمندر کی گہرائی کا پانی اوپری سطح سے کثیف ہوتا ہے اس لئے جو مچھلیاں سمندر کی تہہ میں رہا کرتی ہیں وہ اوپر نہیں آتیں۔ اگر کبھی ان کو اوپر آنا پڑے تو جوں جوں وہ اوپر چڑھتی ہیں ان کی سانس کی تکلیف بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ سطح سمندر پر آ کے سانس لینے کے قابل بھی نہیں رہتیں۔ اسی طرح ہم جس زمین پر ہیں اس پر ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ہر انسان کے سر پر ہوا کا چھ سیر بوجھ ہوتا ہے۔ ہم جوں جوں اس زمین سے بلند ہوتے جائیں گے ہوا کا دباؤ یا کثافت کم ہوتی جائے گی۔ اور پچاس میل کے بعد ہوا کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔ اسی لئے جو لوگ اوپر جانا چاہتے ہیں وہ اپنے ساتھ آکسیجن لے جانا ضروری سمجھتے ہیں۔

یہ "شہاب ثاقب" اس عالم میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ جہاں کی فضاء بہت لطیف ہے۔ لیکن جب یہ زمین کے دائرۂ اثر میں آتے ہیں اور زمین کی کثیف فضاء میں داخل ہوتے ہیں تو ہوا کی کثافت اور اس کی تیز رفتاری کے باعث ان میں آگ لگ جاتی ہے۔ اکثر عربی شعراء نے جو اپنے تیر کی تیز رفتاری اس طرح بیان کی ہے کہ اس کے چلنے سے فضاء میں آگ لگ

جاتی ہے۔ وہ اسی "قانون سرعت رفتار" پر مبنی ہے۔

شہاب کیوں ٹوٹتے ہیں؟

میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ شہاب کے [illegible] کی وجہ زمین کی کشش ثقل ہے۔ یہ سائنس کی زبان میں نظام کا ایک دخم ان کے سیاروں کے خواص کچھ ایسے بتائے جاتے ہیں کہ ہر سیارہ دوسرے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس کشش ثقل کا اثر سیاروں پر تو ان کے ثقیل اور عظیم الجثہ ہونے کے باعث نہیں پڑتا۔ لیکن جو چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں وہ ان سے متاثر ہوتی رہتی ہیں۔ ہم سمندر میں جو مد وجزر دیکھتے ہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ چاند زمین کے سامنے آتا ہے تو دونوں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں۔ زمین کا اور کوئی حصہ تو اس قوت کشش سے شاذ ونادر ہی متاثر ہوتا ہے مگر سمندر میں ضرور تلاطم آجاتا ہے۔ بڑی بڑی موجیں سر اٹھانے لگتی ہیں۔ اور پانی زمین کی گود سے نکل کر چاند کی طرف لپکنے لگتا ہے۔ کہتے ہیں اگر پانی کو زمین کی قوت کشش نہ تھامے تو یہ کم سے کم پانچ سو فٹ اوپر تک اچھل جائے۔

بالکل یہی خاصیت زمین کی "شہاب ثاقب" پر اثر کرتی ہے۔ یعنی زمین ہمیشہ شہاب ثاقب کو اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی تو شہاب ثاقب کا بے پناہ انبوہ زمین پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور زمین کا وہ حصہ آتشیں پتھروں سے تہ وبالا ہو جاتا ہے۔ وہ گھڑی اہل زمین کے لئے بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ اس لئے کہ شہابی پتھروں کا حملہ اتنا شدید اور تباہ کن ہوتا ہے کہ اگر لنڈن، نیویارک اور ٹوکیو جیسے شہر اس کی زد میں آجائیں تو چشم زدن میں تباہ ہو جائیں۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں بہت سے ایسے غار و آثار پائے گئے ہیں جن کے متعلق طبعیات اور شہاب ثاقب کے ماہروں کا کہنا ہے کہ یہ شہابی پتھروں کے باعث ہوتے ہیں۔ ان غاروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس زمانے میں وہاں شہاب باری ہوئی ہوگی حیرت انگیز تباہی آئی ہوگی۔

شہاب باری

اسی صدی یعنی ۳۰ رجون ۱۹۰۸ء میں ایک ایسی شہاب باری سائبیریا میں ہوئی تھی۔ سائنس دان جب اس جگہ کا معائنہ کرنے گئے تو دیکھا کہ زمین تہ وبالا ہو گئی ہے۔ بڑے بڑے غار پڑ گئے ہیں۔ درختوں، جنگلوں کا نام و نشان مٹ گیا ہے۔

اس علاقہ کے لوگوں نے شہادت دی کہ شہاب باری سے پہلے یہاں بہت اچھی آبادی تھی۔ مگر شہاب باری کے ساتھ ہی ساری آبادی اور مکانات نیست ونابود ہو گئے لوہے کے اوزار بھی پانی کی طرح بہہ گئے۔

اس سے ہم شہابی پتھروں کی حرارت اور گرمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

امریکہ کے شہر ARIZONA میں بھی ایسی ہی شہاب باری ہوئی تھی۔ اور ایسی ہی تباہی برپا ہوئی تھی۔ قدیم رومن مورخ لیوی (Livy) نے بھی ۶۵۵ ق۔م میں شہاب باری کا ذکر کیا ہے۔

چینی کتابوں میں بھی ۲۱۱ ق۔م میں اور ۳۸ ق۔م میں شہابی پتھروں کے گرنے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

۲۲ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو الہ آباد کے مشہور اخبار "لیڈر" میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ یو۔پی کے "مکنت نامی" گاؤں میں ایک شہاب گرا۔ دو آدمی ہلاک ہوئے۔ یہ پتھر پچاس من کا تھا۔ اس سے بڑا شہابی پتھر امریکہ کے عجائب خانہ میں ہے۔ اس کا وزن ایک ہزار من ہے۔ اور شکل خیمہ کی سی ہے۔

قوم لوط واصحاب فیل

شہاب باری کی اتنی تفصیل سننے کے بعد اب قرآن پاک میں قوم لوط و اصحاب فیل کی بربادی کا حال پڑھیے۔ ان دونوں کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ وہ "سنگ باری" کے ذریعہ ہلاک کی گئیں۔ جن لوگوں نے ان واقعوں کو افسانہ یا خلاف قانون قدرت قرار دیا ہے ان کو شہاب ثاقب کی یہ تفصیل سامنے رکھ کر قرآن پاک کی ان آیات پر غور کرنا چاہیئے۔

قوم لوط

اللہ تعالےٰ نے قوم لوط کی تباہی کا کلام پاک میں بات جگہ ذکر کیا ہے۔ ان میں سے تین جگہوں یعنی سورۂ ہود، سورۂ حجر اور سورۂ قمر میں تو صاف کہا گیا ہے کہ اس قوم پر ہلاکت خیز پتھر برسائے گئے تھے۔

سورۂ عنکبوت میں اس عذاب کو رجزا من السماء کہا گیا ہے۔ اب بالترتیب ان آیات پر غور کیجئے۔ اللہ تعالےٰ قوم لوط کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

فلما جاء امرنا جعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا علیھا حجارۃ من سجیل منضود (ہود)

فاخذتھم الصیحۃ مشرقین فجعلنا عالیھا سافلھا وامطرنا علیھم حجارۃ من سجیل (حجر)

ان دونوں آیات کا ماحصل یہ ہے کہ جب قوم لوط کے متعلق حکم خداوندی آپہنچا تو وہ بستی تہ وبالا کر دی گئی۔ اور ان پر تہ بہ تہ پتھروں اور روڑوں کی بارش برسائی۔ سورۂ قمر میں اس عذاب الٰہی کا یوں ذکر کیا گیا ہے

کذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا علیھم حاصبا الا اٰل لوط نجیناھم بسحر

یعنی جب قوم لوط نے انبیاء کی تکذیب کی تو اللہ تعالےٰ نے ان پر کنکروں اور پتھروں کا عذاب مسلط کیا۔

ان تینوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق کے وقت ان پر شہاب باری ہوئی تھی

پھر سورہ شعراء اور سورہ نمل میں کہا ہے وہ شہاب باری معمولی نہیں تھی بلکہ ان پر بارش کی طرح پتھر برس رہے تھے۔ اور یہی کیفیت شہاب ثاقب کے گرنے کی ہوتی ہے۔

شہابی جھڑی

سائنسدان مسلسل مشاہدہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شہاب جھنڈ باندھ کر چلا کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی بارش کی طرح شہاب باری ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کو فلکیوں کی اصطلاح میں شہاب ثاقب کی "جھڑی" کہتے ہیں۔ چینی کتب میں تو ایسی بہت سی جھڑیوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آپ طائف تشریف لے گئے۔ تو آسمان پر ایسی ہی شہابی جھڑی لگی تھی۔ اور اس سے اہل طائف اتنے خوفزدہ ہوئے تھے کہ اپنے مویشی وغیرہ لے کر گھر سے نکل بھاگے اور سمجھا کہ شاید آسمان میں آگ لگ گئی ہے (فتح الباری شرح البخاری)

ولیٹ نے بھی ۱۲ر نومبر ۱۷۹۹ء کو آسمان پر شہابی جھڑی دیکھی۔ جو صبح تک رہی۔ ان کا اندازہ ہے کہ فی گھنٹہ دس ہزار شہاب ٹوٹ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی ۲۷ر نومبر ۱۸۸۵ء کو "شہب ثاقبہ" کی جھڑی لگی۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ہر ۳۳ یا ۳۴ سالوں کے بعد آسمان پر شہابی جھڑی لگا کرتی ہے۔

یہ شہابی جھڑی اکثر ایسی ہوتی ہے کہ شہاب اوپر ہی جل کر راکھ ہو جاتے ہیں لیکن کبھی کبھی وہ اتنے بڑے ہوتے ہیں۔ کہ جلتے ہوئے زمین تک آجاتے ہیں۔ اسی کو "شہاب باری" کہتے ہیں یہ زمین کے جس حصہ پر گرتے ہیں ناقابل بیان تباہی آتی ہے۔ اس لئے کہ شہاب باری دراصل آتشباری بلکہ جہنم باری ہوتی ہے۔ شہاب میں گیس اور تیزآب کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ اس لئے جب اس میں آگ لگتی ہے تو بے پناہ حرارت پیدا ہوتی ہے۔

قوم لوط کی تباہی ایسی ہی شہابی جھڑی سے ہوئی تھی۔ اور اصحاب فیل کی تباہی کا ایک سبب بھی یہی شہاب باری تھی۔ مگر تاریخ میں اصحاب فیل پر شہاب باری کا ذکر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ شہاب باری دن کو ہوئی تھی اور دن میں شہاب نظر نہیں آتے۔ اکثر مفسرین نے جو اصحاب فیل کی تباہی کے معجزانہ قصے لکھے ہیں۔ اگر انہیں شہاب باری قرار دیا جائے تو کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی کتاب فیل میں چیچک بھی پھیلی ہوگی جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تفسیر کبیر میں کیا ہے۔

سائنسدانوں کا ایمان

یہ عجیب بات ہے کہ سائنس دان ۱۸۰۳ء سے پہلے زمین پر شہابی پتھروں کے گرنے کے قائل نہ تھے۔ اور اس قسم کی روایات کو وہم قرار دیتے تھے۔ لیکن اب وہ مسلسل مشاہدہ کے بعد زمین پر شہاب باری کے قائل ہو گئے ہیں۔ بلکہ اب انہوں نے بہت سے ایسے شہابی پتھر دستیاب کر لئے ہیں۔ جن کا کیمیائی تجربہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ پتھر بھی ہماری زمین کے پتھروں کی طرح ہیں۔ ان میں کوئی نیا عنصر نہیں پایا جاتا۔ اور نوے فی صدی شہابی پتھروں میں لوہے کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں

شہاب پرستی

اور اب وہ تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر بھی پہنچے ہیں کہ عہد قدیم میں بعض پتھروں کو جو درجہ تقدس حاصل تھا وہ شہابی پتھر تھے۔ بت پرستی کے لئے بھی شہابی پتھر ہی منتخب ہوتے تھے۔ دیوتا سبیل کی ماں کا مجسمہ جو ۲۰۴ ق۔م روم میں نصب تھا وہ بھی شہابی پتھر ہی کا تھا۔

اقسام عذاب

یہ تو زمین والوں کا مذاق ہے کہ وہ ہر بلندی سے آنے والے کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ آگ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ نے "شہاب ثاقب" کو "اقسام عذاب" میں شمار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فکلا اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا۔ ومنھم من اخذتہ الصیحۃ۔ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اقسام عذاب میں سنگ باری، دھماکہ، زمین کا دھنسنا اور غرقابی بیان فرمائی ہے۔ سنگ باری کے علاوہ اور تینوں اقسام عذاب کے اسباب سے تو ہم واقف ہیں۔ صرف سنگباری کا معاملہ قابل غور تھا۔ کہ آخر یہ پتھر آسمان سے کیسے برستے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ سائنسدانوں کی تحقیق وجستجو کے بعد یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا اور معلوم ہوا کہ خدا پاک کبھی کبھی نافرمان بندوں کو شہابی پتھروں کے ذریعہ بھی سنگسار کیا کرتا ہے اسوقت سائنس جس طرح قدرت کے اسرار سربستہ کا انکشاف کر رہی ہے۔ یہ اگر ایک طرف دہریت کیلئے راہ ہموار کر رہی ہے تو دوسری طرف خدا پرستوں کو خدا سے قریب تر بھی کر رہی ہے۔ کیا واذا الجحیم سعرت واذا الجنۃ ازلفت کی تفسیر کا کوئی اس سے زیادہ موزوں وقت ہو سکتا ہے؟

—— بشکریہ ——

منصور موعود ــــ مصلح موعود

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے قادیان

(۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "انی مع الافواج اتیک بغتۃً" کے مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں پورا ہونے کی کسی قدر تشریح پہلے ہو چکی ہے اسی سلسلہ میں بعض مزید حقائق لغرض غور و فکر پیش ہیں:-

اسی طرح تقسیم ملک کے وقت یہ الہام از سر نو پورا ہوا۔ جبکہ اپنے خاص فضل سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بھی محفوظ رکھا اور قادیان کی مرکزیت کو بھی برقرار رکھا۔

اور کنفنت عن بنی اسرائیل (تذکرہ ۲۹ و ۲۳۰ ص) کا الہام ۱۹۵۳ء میں بھی اور اس سے چھ سال قبل بھی بنی اسرائیل کی کمزور اور ضعیف جماعت احمدیہ کی حفاظت کی گئی - نیز غیر معمولی حالت میں حضور علیہ السلام کی رؤیا مندرجہ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ تا ۵۸۰ بھی پوری ہوئی جس میں حضور کے باغ پر اغیار کے حملہ آور ہونے اور الٰہی سامانوں سے اُن کے تباہ و برباد ہونے کا ذکر ہے اس رؤیا میں بھی غیر معمولی نصرت الٰہی کے متعلق حضور نے یہ الفاظ رؤیا کے ضمن میں تحریر فرمائے ہیں:-

قُلْتُ یا روحی فداء سبیلک
لقد تبت علیّ - ونصرت
عبدک بنصرۃٍ لا یُوجد
مثلہٗ فی العالمین ....
ولیس مثلک فی الناصرین

(یعنی میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب میری جان تیری راہ پر فدا ہو تو نے مجھ ناچیز پر خاص کرم فرمایا ہے۔ اور اپنے بندہ درگاہ کی وہ نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر تمام جہان میں نہیں مل سکتی ..... تیرے جیسا کوئی مدد دینے والا نہیں ہے)

نیز فرماتے ہیں کہ:-

واوّلتُ ھٰذہ الرؤیا الیٰ
نصرۃ اللہ وظفرہ .....

(کہ میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ اس میں ظاہری اسباب اور انسانی کوششوں کے دخل کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کی بشارت ہے)

(تذکرہ $\frac{۲۲۹}{۲۳۰}$)

یہ خاص الخاص نصرت الٰہی خلافت ثانیہ میں حاصل ہوئی اور اس میں حضور کی پرسوز دعاؤں اور پرزور مساعی کا خاص دخل تھا

۱۸۹۲ء میں حضور نے اپنے تئیں حضرت علی رضؓ دیکھا اور یہ کہ ایک گروہ خوارج کا آپ کی خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے فرمایا:-

یا علی دعھم وانصارھم
وزراعتھم

یعنی اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیر لے (یہ خلاصۃً بیان کیا گیا ہے مفصل رؤیا کے لئے دیکھئے خلاصہ و تذکرہ $\frac{۲۱۰}{۲۱۱}$)

اس رؤیا میں علی سے اس منصور حقیقی کی طرف اشارہ ہے جس نے خوارج کا مقابلہ کیا اور خلافت کی تائید کی۔ یہ واضح رہے کہ یہ رؤیا حضور علیہ السلام کے عہد مبارک کے متعلق نہ تھی کیونکہ اس میں خلافت کا ذکر ہے - خوارج کا گروہ حضرت علی رضؓ کی خلافت میں ظاہر ہوا تھا - اور حضرت اقدسؑ اور خلافت اولیٰ میں خروج کر کے کوئی گروہ الگ نہیں ہوا - البتہ خلافت ثانیہ کے وقت غیر مبایعین گروہ کی شکل میں خروج کر کے الگ ہوئے

اسی طرح ۱۹۰۱ء میں حضور فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

(تذکرہ ص ۴۲۷)

اس میں واضح طور پر بتایا کہ ایک بیٹا اس وقت موجود ہے جو میرا محبوب ہوگا۔ اس پر اندھیرے غلبہ کرنا چاہیں گے - میں اندھیرے دور کر دوں گا اور اس کے ذریعہ ایک عالم کو پھیر دوں گا گویا اس کو معیت الٰہی اور نصرت الٰہی حاصل ہوگی - ایسے ہی شخص کو منصور کہتے ہیں۔

اسی طرح حضورؑ ازالہ اوہام میں ہی قریباً چار صد صفحات بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں - لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔" (ازالہ اوہام ص ۵۱۵)

خلافت ثانیہ کے مجاہدین اور ترجمہ قرآن مجید جو انگریزی - ڈچ - جرمن وغیرہ متعدد زبانوں میں ہوتے ہیں نے خاص طور پر مغربی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے - اس طرح طلوع الشمس من المغرب کے آثار ہویدا ہیں کوئی بصیرت سے عاری ہوگا جو اسے منصوریت قرار نہ دے۔

حضورؑ مزید فرماتے ہیں:-

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے ...... سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے" (ازالہ اوہام ص $\frac{۵۱۵}{۵۱۶}$)

منصور و غیر منصور کا موازنہ مغربی ممالک میں خوب ہوا ہے - اس اخبار نے جس نے غیر مبایعین کی منتعویہ ووکنگ مسجد کی عید کے موقعہ پر ناچ اور فلمی گانا گانے وغیرہ کا ذکر کیا ہے مسجد فضل لندن کی پُر وقار اور سنجیدہ تقریب کا بھی ذکر کیا ہے - فرانس - جرمنی - ہالینڈ - سوئٹزرلینڈ - امریکہ - اٹلی سپین وغیرہ بہت سے مغربی ممالک خلافت ثانیہ کی ضیاپاشی کے طفیل نور سے منور ہو رہے ہیں - علاوہ ازیں

یسافر المسیح اما وجود او خلیفۃ
من خلفاءہ الی ارض دمشق

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۲) کی پیشگوئی بھی حضرت مصلح موعود کے ۱۹۲۴ء کے سفر میں پوری ہوئی - اور قرآنی پیشگوئی بابت ذو القرنین ۱۹۲۴ء میں آپ مثیل ذو القرنین کے سفر لندن سے پوری ہوئی - ذو القرنین کے منصور اور مؤید من اللہ ہونے سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - ابوداؤد کی حدیث اور ذو القرنین اور خلفاء کے متعلق قرآنی بیان میں مشابہت الفاظ دیکھ کر حد درجہ فرحت پیدا ہوتی ہے۔ حدیث ابوداؤد میں آتا ہے یمکّن لآل محمد کما مکّنت قریش لرسول اللہ صلعم (کہ حارث (مسیح موعود) آل محمدؐ کو قوت و استواری بخشے گا۔ اور یہ بھی بتا دیا قوت و استواری بخشنے والی فوج کا سردار منصور یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق یافتہ شخص ہوگا - یہاں یمکّن اور مکّنت کے الفاظ آئے ہیں قرآن مجید میں ذو القرنین کے متعلق مکّنّا کا لفظ آیا ہے فرمایا -

ویسئلونک عن ذی القرنین
قل سأتلوا علیکم منہ ذکرا -
انّا مکّنّا لہٗ فی الارض واتینٰہ من
کلّ شیءٍ سببًا (الکہف)

ترجمہ:- اور وہ ذو القرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں - کہدے میں تم پر اس کا کچھ ذکر پڑھوں گا - یقیناً ہم نے زمین میں اسے تمکنت دی تھی - اور ہر قسم کی چیز کا ذریعہ اسے بہم پہنچایا تھا تو وہ ایک راستہ اختیار کرتا - (اس کے بعد مغرب کی طرف کے سفر کا ذکر آتا ہے)

گویا حدیث بتاتی ہے کہ منصور آل محمدؐ کو قوت بخشے گا اور قرآن مجید ذو القرنین کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم اسے طاقت بخشیں گے اور ہر قسم کے ذرائع دیں گے - اور وہ مغرب کا سفر اختیار کرے گا - گویا اس طاقت کو آل محمدؐ کی تقویت کے لئے استعمال کرے گا۔

تیسری طرف خلفاء کے متعلق آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے گویا قسم کھا کر وعدہ فرمایا ہے لیمکّننّ لھم دینھم کہ خلفاء راشدین کے دین کو ان کے ذریعہ تمکنت بخشے گا - گویا منصور جو سردار فوج مسیح موعود ہے اور ذو القرنین (مثیل مسیح موعود جو بہرحال سردار فوج موعود ہوگا) اور خلفاء راشدین کے لئے بالکل ایک ہی لفظ تمکنت استعمال ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ خلیفہ راشد ہوگا۔

چونکہ یہ سفر لندن ایک خاص اہمیت رکھتا تھا تبھی قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے - گویا لیظھرہٗ علی الدین کلّہ کے متعلق ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے - اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں اسے نصرت و فتح و ظفر سے موسوم کیا گیا ہے جس سے منصوریت ظاہر ہے - چنانچہ ۳ جنوری ۱۹۰۴ء کی وحی ہے "انی سأنصرک - نصرت و فتح و ظفر تا بست سال" (تذکرہ ص ۶۲۲)

(کہ عنقریب میں تیری نصرت کروں گا نصرت و فتح و ظفر بیس سال کو ہوگی) اسی طرح ۲۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا:-

"نصرت و فتح و ظفر تا بست سال"

(ص ۶۲۳)

۱۹۰۴ء میں بیس سال جمع کریں تو ۱۹۲۴ء بنتا ہے -

اب غیر مبایعین مہربانی کر کے بتائیں ... ۱۹۲۴ء میں ان کو کون سی نصرت و فتح و ظفر حاصل ہوئی - البتہ ان کا لال بیگ مزہ اعتراض کرتا اس سفر کی اہمیت کم دکھانے کے لئے پیغام صلح کے اوراق سیاہ کرتا رہا مگر کامیابی اور مقبولیت کی خبر یہ بتاتا کہ ان کی نصرت و فتح و ظفر ہے تو خود ان کے نصیب کہتا رہا ہے اور یہ نصرت ضرور ان کو حاصل ہوئی تھی چنانچہ ۱۹ رجون ۱۹۰۶ء کے متعلق درج ہے:-

"میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:-

(باقی صفحہ پر)

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات میں جلسے

پینگاڈی (کیرالہ)

بعض مقامی مجبوریوں کی وجہ سے مقررہ تاریخ ۲۷ رمئی کی بجائے ۲۶ رمئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ چنانچہ اس تقریب کی بنا پر ۲۶ رمئی کو رات ٹھیک ۸½ بجے کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت کے تمام افراد مرد عورت اور بچے شامل تھے جلسہ میں مکرم جناب مولانا مولوی بی عبد اللہ صاحب فاضل نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم جناب ایس۔ وی۔ قمرالدین صاحب کی ایک تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے خلافت کی اہمیت، خلافت کا قیام اور خلافت راشدہ پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم جناب مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے ایک پرمعارف تقریر کی۔ اور جس میں خلافت کے کئی پہلوؤں کے متعلق وضاحت کی۔ اور خلافت کی برکات بیان کیں۔ اسلام اور احمدیت میں خلافت کی ضرورت بیان کی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم بی احمد صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ پینگاڈی نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے کتاب خلافت حقہ اسلامیہ کے امتحان میں شمولیت کی اہمیت بیان کی۔ اور امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ بعدہٗ صدر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بھی امتحان میں شامل ہونے کی تاکید سے تحریک کی۔ پھر تقریباً دس بجے کو جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار عبد القادر سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعت احمدیہ پینگاڈی۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

جلسہ یوم خلافت ۲۷ رمئی کو چھ بجے شام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عائشہ بیگم صاحبہ نے اور نظم فاطمہ النساء نے پڑھی۔ اس کے بعد عزیز النساء بیگم صاحبہ نے خلافت حقہ کتاب بہنوں کو پڑھ کر سنایا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(امۃ اللہ بشیرہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے یوم خلافت کا جلسہ ۲۷ رمئی کو چار بجے دار التبلیغ میں کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اسلام میں خلافت کا نظام خلافت کا زمانہ مسئلہ خلافت پر محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ۔ ملکہ بیگم صاحبہ اور ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی مبارک علی صاحب نے اپنے مضامین پڑھ کر سنائے تھے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بنگلور نے دعا کروائی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد جلسہ دعا کے ساتھ برخاست ہوا۔ جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(اختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور)

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ ۱

۲۷ رمئی کو ساڑھے چار بجے سید بدرالدین صاحب کے مکان پر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت سیدہ مسرت النساء صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد نامہ لجنہ اماء اللہ دہرایا گیا۔ کتاب "منصب خلافت" سے خلافت کے متعلق ناچیزہ نے مضمون پڑھا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے خلافت کی اہمیت کو مستورات کے سامنے نہایت اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔ مستورات کے سامنے نہایت اچھے پیرایہ میں بیان کیا۔ مستورات کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔ ایک غیر احمدی عورت بھی شریک تھی۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ... ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیدہ ناصرہ خاتون سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ ۱)

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول میں جلسہ تقسیم انعامات (بقیہ صفحہ ۱)

دی جا رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ سکول کو ریکگنائز کرانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ جونہی اس میں کامیابی ہوگی ہمارا ارادہ ہے۔ کہ سکول میں گورمکھی کی تعلیم بھی شروع کر دی جائے گی۔ ادارہ سپارہ میں چنداں مشکل بھی نہیں کیونکہ ہمارے سٹاف میں گیانی بھی ہیں۔

آپ نے ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے اُن کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ سالانہ امتحانات کے وقت وہ عرصہ دو سال سے مطبوعہ پرچے مہیا فرماتے ہیں۔ اور اس طرح اس سکول کے معیار کو بلند رکھنے میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

رپورٹ پیش کرتے ہوئے جناب سید صاحب نے طلبہ میں ڈسپلن پیدا کرنے کے اسباب کا ذکر کیا اور بتایا کہ ڈسپلن اس وقت ناکام ہوتا ہے جبکہ ہمارے سامنے مقصد نہ ہو۔ اسلئے ضروری ہے کہ ذمہ دار احباب طلبہ کے سامنے اُن کا بلند مقصد رکھتے رہیں اور اُن میں علمی ذوق وشوق پیدا کیا جاتا رہے اس سلسلہ میں جناب سیڈ ماسٹر صاحب نے ارشاد نبوی اکرموا اولادکم کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان مبارک الفاظ میں وہ تمام ہدایات جمع کر دی گئی ہیں جو طلبہ کی جائز خواہشات وجذبات کو پورا کرنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور نتیجۃً ڈسپلن میں کامیابی بخشتی ہیں۔

آخر میں آپ نے جملہ معزز مہمانوں کی تشریف فرمائی کا شکریہ ادا کیا اور صدر صاحب سے تقسیم انعامات کی درخواست کی۔

چنانچہ جناب پروفیسر صاحب نے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام سکول کے اُن طلبہ کو انعامات تقسیم کئے جو سالانہ امتحان میں اپنی جماعت میں دینیات اور میزان میں اول دوم آئے تھے۔ انعامات لیتے ہوئے طلبہ اسلامی طریق کے مطابق جزاکم اللہ کے الفاظ کہتے۔ گئے اور حاضرین بارک اللہ لک دعائیہ کلمات دہراتے گئے۔

بعدہٗ جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم وتربیت نے مختصر تقریر کرتے ہوئے تقسیم ملک سے قبل قادیان کی تعلیمی درسگاہوں کی شاندار پوزیشن کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اس اُجڑی ہوئی حالت کے وقت جماعت نے پھر سے چھوٹے سے پیمانہ پر اسی سلسلہ کو جاری رکھنے کا اہتمام کیا جس میں دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کا بھی اہتمام ہے آپ نے اسلام کے بلند نظریہ کو بیان فرمایا اور بتایا کہ اسلام کی اصل تصویر اس زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے پیش کی جس کی تعلیم کی رو سے ایک سچا مسلمان حکومت وقت کا فرمانبردار اور ہر قسم کی تخریبی کارروائیوں سے اجتناب کرنے والا ہے۔ ناظر تعلیم ہونے کے لحاظ سے محترم حکیم صاحب نے بھی معزز غیر مسلم مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر صاحب کی تقریر

تقسیم انعامات کے بعد جناب پروفیسر صاحب صدر جلسہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج بڑی خوشی کا دن ہے جب ہم سب مل کر یہ خوشی منا رہے ہیں۔ آپ نے رابندر ناتھ ٹیگور کے ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جب ان کو نوبل پرائز ملا اور آپ نے ایک لاکھ پچاس ہزار کی رقم ایک آشرم کھولنے پر لگا دی تو آپ نے طلبہ کی پہلی جماعت میں جا کر بچوں کو پرنام کیا تو ایک لڑکے نے کہا کہ آپ تو ہمارے بزرگ ہیں آپ ہمارے سامنے کیوں جھکتے ہیں۔ حالانکہ ادب واحترام سے ساتھ ہمیں جھکنا چاہیئے۔ اس وقت ٹیگور صاحب نے ... جواب دیا ... ابھی جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کی۔ آپ نے کہا کہ ہر آدمی کو چڑھتے سورج کی عزت کرنی چاہیئے آپ لوگ وہ سورج ہیں جو طلوع کر رہا ہے اور ہم غروب ہونے والے سورج ہیں ہم اپنی عمر گذار کر اس دنیا کو چھوڑ رہے ہیں۔ اب آپ اس دنیا کو روشن کرینگے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے صدر جلسہ نے شیکسپیر کے ایک ڈرامہ کا حوالہ دیتے ہوئے انسانی زندگی کے بلند نظریہ کو بوضاحت بیان کیا۔ اور بتایا کہ انسان کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اسلئے اس کو علم کے ذریعہ سے آراستہ ہونے کی از حد ضرورت ہے۔ آپ نے ڈاکٹر اقبال کے فلسفہ خودی کا بھی ذکر کیا۔ اور آخر میں ان اصولی باتوں پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اور ڈاکٹر اقبال کے مشہور شعر کو تائیداً پڑھا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

منصب موعود۔ مصلح موعود (بقیہ صفحہ ۷)

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خان (۳) ورڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خان (۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ھذا یوم مبارک (تذکرہ ص ۶۲۰) (یعنی بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر ہیں آئیگے ایک فرزند کی یہ صفات ہیں ان کو فتوحات اور کامرانیوں کی شادیانے حاصل رہیں گی۔ دین کی نصرت کی توفیق پائینگے اسلئے اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی حاصل ہوکر منصور رہیں گے) دین کی فتح کا موجب ہونگے اور مولوی محمد علی صاحب جیسے لوگ ہمیشہ یہ دیکھ کر کباب ہوتے رہیں گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی اپنی وحی سے دونوں طرح رہنمائی کی۔ یہ بتا کر بھی کہ کون ہرگز منصور نہیں بلکہ عنقریب مصلح بھی نہیں رہے گا اور کون یقیناً منصور ہے مولوی محمد علی صاحب نے خروج کیا۔ خلافت سے تعلق قطع کیا۔ عقائد میں تبدیلی کی۔ حسرت کی موت مرے۔ ان کی آخری وصیت یہ بھی ان کے سب لقیوں نے ملانت ماری اور جسے اپنے جنازہ کو ہاتھ لگانے کی انہوں نے اجازت نہ دی تھی ان کے "وفا شعار" متبعین نے اسے ان کا جانشین بنا دیا۔ کیا ہی منصوریت ہے؟

دوسری طرف قدم قدم پر تائید ونصرت الٰہی سیدنا حضرت مصلح موعود کے شامل حال رہی۔ چونکہ آپ مسیح نفس ہیں اسلئے مسیح ناصری کی مماثلت میں بطور انصار اللہ جماعت کی تائید ونصرت بھی آپ کو حاصل ہوئی۔ آپ نے اسلام کی نیا کو منجدھار سے نکال کر گویا پار لگا دیا ہے یا بالفاظ دیگر باغ اسلام کی آبیاری کرکے اسے سرسبز لہلہاتے خوشنما گلستان میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسلام کی بنیادیں مضبوط کر دی ہیں۔ لفضرت بالسیف کے امام حضرت مسیح موعودؑ کا اقرار مغربی ممالک کے اخبارات بھی کرنے لگے ہیں۔ اور عیسائیت کا مرکز پوپ کا اخبار بھی اقرار کر چکا ہے۔ دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ اے مصلح احمد تیرے آقا کے آقا سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے خادم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تجھ پر اللہ تعالیٰ کے بہت بہت سلام وصلوٰۃ۔

دوستو! آؤ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خارق عادت طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمر میں برکت ہو اور دے ... رحمت کاملہ عاجلہ عطا کرے اور ہمیشہ خوشیاں دکھائے اور ہمیں اور ہماری اولاد کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین یا رب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

چندہ نشر و اشاعت

میں

احبابِ جماعت کی مخلصانہ شمولیت

جیسا کہ احباب کو بذریعہ اعلان اطلاع دی جا چکی ہے کہ نشر و اشاعت کا کام مشروط بہ آمد ہے اور ہمارے وسیع ملک میں سینکڑوں زبانیں ہیں اور ان میں لٹریچر کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ روحانیت کے لئے پیاسی روحیں پیغام حق کے واسطے تڑپ رہی ہیں سلسلہ حقہ کی تبلیغ کے لئے فضاء سازگار اور میدان تیار ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اس سازگار فضاء سے فائدہ اُٹھائیں اور لوہے کو گرم حالت میں کوٹ کر روحانیت کے سانچے میں ڈھالیں۔

اگر آپ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی پیش کریں گے تو وہ مہربان شفیق خدا ضرور ہماری تائید و نصرت فرمائے گا اور ہمارے دنیوی کاموں کا بوجھ ہلکا کر دے گا۔ ذیل میں ان مخلصین کے چندہ نشر و اشاعت کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدے پورے یا قسط وار ادا کر دیئے ہیں۔ دوسرے احباب کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد اس کارِ خیر میں حصہ لے کر آسمانی آواز کو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچانے میں نظارت ہذا کی مدد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائیدات سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

فہرست وصولی چندہ نشر و اشاعت ماہ مئی ۱۹۵۸ء

نام	رقم
جماعت احمدیہ مدراس بذریعہ مولوی	
شریف احمد صاحب امینی	۱۱/-
مکرم میر کلیم اللہ صاحب شموگہ	۱۵/-
" سید مدار صاحب "	۱۲/-
" ایس۔ کے عبد الرزاق صاحب "	۱۲/-
" میر سید عبد الجلیل صاحب "	۱۰/-
" سید عبد القادر صاحب "	۵/-
" سید خلیل احمد صاحب "	۵/-
" سید منیر احمد صاحب "	۵/-
" سید دستگیر صاحب "	۳/-
" سید ناصر احمد صاحب۔ الیاس احمد صاحب	
عزیز احمد صاحب شموگہ	۳/-
عطاء الرحمن صاحب۔ فضل الرحمن صاحب	
شفیع الرحمان صاحب شموگہ	۳/-
" سید جعفر صادق صاحب "	۵/-
" ایم کریم خاں صاحب "	۱۲/-
" جی۔ ایم۔ رحمت اللہ صاحب "	۲/-
مکرمہ اہلیہ سید مدار صاحب "	۵/-
" سید نذیر احمد صاحب "	۱/-
" سید میر عبد الجلیل صاحب "	۲/-
مکرم سید نذیر احمد صاحب بنگلوری "	۱/-

نام	رقم
مکرم اختر حسین صاحب شموگہ	۵/-
" ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	۴۵/-
" مولوی برکات احمد صاحب راجیکی	۱۰/-
ناظر امور عامہ قادیان	
" چوہدری محمد طفیل صاحب ڈیلی "	۲/-
" چھیدل خاں صاحب موسیٰ بنی مائینز	۱/-
" صاحبزادہ یعقوب الرحمن صاحب سونگڑہ	۵۰/-
" عبد الرحمن خاں صاحب بھدرواہ	۴/-
" میر باز خاں صاحب "	۳/-
" ملک عبد الرحمن صاحب "	۱/-
" جمال الدین صاحب "	۱/-
" منشی عبد الغفار صاحب "	۲/-
" عبد الغفار صاحب ٹھیلہ "	۱/-
" عبد الخالق صاحب منڈاشی "	-/۵۰
" میر عبد الحی صاحب "	-/۵۰
" محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی "	۳/-
جماعت احمدیہ سرلو (اڑیسہ)	۲۵/-
" " پنکال	۵۰/-
" " کوئٹہ پیڈ	۲۰/-
" " کرڈاپلی	۱۰۱/-

(باقی فٹ پر)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (قرآن مجید)

(ترجمہ) تم نیکی کا اعلیٰ مقام اس وقت تک ہرگز نہیں پا سکتے جب تک ان چیزوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار رکھتے ہو۔

سلسلہ کی مالی ضرورت

اور

احبابِ جماعت کا فرض

جماعت احمدیہ کی تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی۔ انتظامی اور دیگر ضروریات کی انجام دہی بیت المال کی آمد پر موقوف ہے۔ اور بیت المال کی ذرائع آمد کا انحصار افراد جماعت کے چندوں پر ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس امر کی مقتضی ہیں کہ جماعت کا ہر فرد مالی قربانیوں میں حصہ لے کر اپنے ایمان اور اخلاص کا عملی ثبوت دے۔ اس وقت جماعت احمدیہ خاص حالات اور غیر معمولی دور میں سے گذر رہی ہے مشکلات اور تکالیف کا یہ دور ہمیں مسلسل غیر معمولی قربانی کی دعوت دے رہا ہے۔ ہمارے اخلاص اور قربانی کا یہ عملی نمونہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کر کے ہمیں کامیابی اور ترقی کے دروازے تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ہماری معمولی سی کوتاہی اور فرائض سے عدم توجہی اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب بن کر جماعت کی ترقی اور روحانی کامیابی کے دن کو پیچھے ڈال سکتی ہے۔ احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں:-

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "الوصیت" صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں کہ:

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"۔

نیز فرمایا:- "ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ . . . .

. . . . ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالےٰ بھی انہیں مدد دے . . . . . عزیزو! یہ دین کے لئے اور دینی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ اور اس راہ میں روپیہ لگا دے۔ اور ہر حالی صدق دکھائے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو۔ مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے۔ اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ سے میں حصہ نہیں لو گے۔ تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو جاؤ۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو گا . . . . جو شخص زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری چندہ بندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالےٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہے۔ اگر تم زیادہ ۴۴

۴۴ زیادہ قربانی کرو گے۔ تو زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے"۔

(الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۴ء)

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور صحیح رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کر کے جماعتوں کے ہر فرد کو مالی فرائض کی ادائیگی میں باقاعدہ بنائیں۔ تا کہ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو باوجود استطاعت کے با شرح چندہ ادا نہ کرے اور صرف یہ کہ احباب لازمی چندوں کو باقاعدگی سے ادا کریں۔ بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر احباب اپنے ایمان اور اخلاص کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالےٰ سے ہی دعا ہے کہ وہ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کرے اور ان راہوں پہ چلائے جو اس کے فضل اور رضا کی راہیں ہیں۔ آمین ثم آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

نقشہ بیعت مبلغین سلسلہ احمدیہ ہندوستان

صرف مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کا نقشہ بیعت از جنوری ۱۹۵۸ء تا مئی ۱۹۵۸ء درج ہے۔ بیعت کے لحاظ سے شیخ حمید اللہ صاحب کا کام سب سے اچھا رہا ہے۔ جن مبلغین کا معیار گر گیا ہے انہیں اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ سارے ملک میں اسلام اور احمدیت کو پھیلانا ہے مگر ابھی تک مبلغین اور جماعت کے دوستوں میں اس کے متعلق صحیح احساس پیدا نہیں ہوا۔ اس ملک کی آبادی چالیس کروڑ ہے اور احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور یہ ساری منزل ہم نے ہی طے کرنی ہے۔ اگر اسی رفتار سے بیعت رہی تو یہ ساری منزل طے کرنے کے لئے صدیاں درکار ہوں گی۔ رفتار بیعت کے اس قدر سست ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اکثر احباب نے سمجھ رکھا ہے کہ تبلیغ کا کام صرف مبلغ کریں گے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہر فرد مبلغ تھا اور جماعت کی تعداد اگر پانچسو تھی تو وہ اور پانچسو احمدی کرتے تھے۔ لیکن اب احباب میں سے بہت کم ایسے ہیں کہ جو تبلیغ کی اہمیت کا صحیح احساس رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے متعدد بار توجہ دلائی ہے۔ کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدی بناؤ۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ "ہزاروں انسان ایسے ہیں جن کے باپ جن کی مائیں جن کے بھائی جن کی بہنیں جن کے چچا جن کے بھتیجے جن کے ماموں جن کے بھانجے اور جن کے دوسرے رشتہ دار غیر احمدی ہیں وہ ان سے ملتے جلتے ہیں اور ان سے ہر طرح تعلقات رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ان کو احمدی بنائیں"۔

اگر احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتے تو یقیناً ان کے ذریعہ جماعت میں اضافہ ہوتا۔ ہندوستان کی سیکولر فضا، میں مسلمانوں کی موجودہ حالت تبلیغ کے لئے بہت سازگار ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ مبلغین جماعتوں کے تمام افراد سے باقاعدہ تبلیغ کرائیں اور احباب جماعت خود بھی اس جہاد اکبر میں پورے ذوق اور توجہ سے حصہ لیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد نو مبایعین	نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد نو مبایعین
۱	شیخ حمید اللہ صاحب	۲۵	۱۸	سید نصیر الدین صاحب	–
۲	مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی	۱۴	۱۹	مولوی سمیع اللہ صاحب	–
۳	مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری	۷	۲۰	مولوی بشیر احمد صاحب دہلی	–
۴	مولوی ابوالوفا صاحب	۴	۲۱	مولوی عبد المطلب صاحب	–
۵	مولوی محمد احمد صاحب مالاباری	۲	۲۲	مولوی محمد موسیٰ صاحب	–
۶	مولوی شریف احمد صاحب امینی	۲	۲۳	سید فضل عمر صاحب	–
۷	مولوی مبارک علی صاحب	۲	۲۴	مولوی غلام مہدی صاحب	–
۸	مولوی حکیم محمد الدین صاحب	۲	۲۵	مولوی فیض احمد صاحب	–
۹	مولوی سراج الحق صاحب	۲	۲۶	حکیم محمد سعید صاحب	–
۱۰	مولوی محمد محسن خان صاحب	۲	۲۷	مولوی غلام احمد شاہ صاحب	–
۱۱	سید صمصام الدین صاحب	۱	۲۸	مولوی عبد الرحیم صاحب	–
۱۲	مولوی احمد رشید صاحب	۱	۲۹	مولوی عبد الحق صاحب	–
۱۳	مولوی فتح محمد صاحب	۱	۳۰	مولوی محمد سلیم صاحب	–
۱۴	مولوی محمد ایوب صاحب	–			
۱۵	مولوی غلام نبی صاحب	–			
۱۶	مولوی خورشید احمد صاحب	–			
۱۷	مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے	–			

نوٹ:۔ مولوی محمد سلیم صاحب و مولوی غلام نبی صاحب اس عرصہ میں رخصت پر رہے ہیں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

فہرست وصولی چندہ نشر و اشاعت بقیہ صفحہ ۹

جماعت احمدیہ سری پار ۵۰-۱۳

جماعت احمدیہ چاکوٹ بذریعہ

شیخ حمید اللہ صاحب ۱۵/-

جماعت احمدیہ گورسائی بذریعہ

شیخ حمید اللہ صاحب ۵/-

مکرم محمود احمد پیران صاحب تیماپور ۵/-

مکرمہ عائشہ بی صاحبہ " ۵/-

مکرم ولی احمد صاحب " ۲۵-۱

" رحمت اللہ صاحب " ۱/-

مکرم ڈاکٹر سید داؤد احمد صاحب مظفرپور ۲/-

" سید محمود علی صاحب کرنول ۱۰/-

" بابو محمد یوسف صاحب لقانہ بھون ۲/-

" سید مجیب صاحب چک مسکن ۸/-

" عبد الحکیم صاحب دیودرگ ۱/-

" محمد عبد اللہ صاحب پادشن ۱/-

" خواجہ قاضی صاحب ۲۵/-

" محمد اسمٰعیل صاحب ۵۰/-

" محمد عبد الرحمان صاحب ۱/-

رپورٹ دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۵۸ء

مرکز قادیان میں آنے والے احباب کے لئے انفرادی تبلیغ کے علاوہ عرصہ قریباً نو دس سال سے دفتر زیارت مقامات مقدسہ قائم ہے جو آنے والے احباب کو مقامات مقدسہ مساجد مبارک و اقصیٰ و منارۃ المسیح بہشتی مقبرہ وغیرہ کی زیارت کرانے کے علاوہ انہیں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کی خصوصیات سے متعارف کرا کر مناسب حال لٹریچر بھی دیا جاتا ہے۔ یہ کام خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوا ہے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق ہزارہا افراد کی غلط فہمیاں دور کرنے کی سعی کی گئی ہے اور خدا کے فضل سے اس بارہ میں بہت کامیابی ہوئی ہے اور ایک خاصی تعداد اسلام کی دلکش تعلیم سے متاثر ہوئی ہے اور متعدد افراد بعد میں خط و کتابت کے ذریعہ لٹریچر منگوا کر دلچسپی اور متاثر ہونے کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

اس دفتر میں ماہ مئی ۱۹۵۸ء میں ۱۰۱۵ زائرین آئے اور ان کو ۲۰۱ مناسب حال ٹریکٹ دیئے گئے شروع سے لے کر اب تک کل آمدہ زائرین کی تعداد اب ۱۲۱۴۶۵ ہو چکی ہے کہ جن کو زبانی تعارف و سوال و جواب کے علاوہ ۹۳-۲۳ مناسب حال ٹریکٹ دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کے ذریعہ بھی سعید روحوں کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

تبدیلی تاریخ امتحان رسائل "خلافت"

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رسائل خلافت "خلافت حقہ اسلامیہ و نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" کے امتحان کی ۲۵ رمئی مقرر کی گئی تھی مگر امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی جو فہرستیں اس وقت تک دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں وہ غیر تسلی بخش ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ احباب جماعت اس امتحان کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ہر دو رسائل کی افادی حیثیت کے پیش نظر اسبات کی ضرورت ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس کے مضامین سے بخوبی واقف و آگاہ ہو اسلئے احباب کی مزید سہولت کے لئے اس امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کی جاتی ہے۔ اب ۲۵ رمئی کے بجائے ۲۷ر جولائی کو امتحان منعقد ہوگا تا دوست پوری طرح تیاری کر کے امتحان دے سکیں۔

اس امتحان میں اوّل رہنے والے دوست کو دس روپیہ دوم رہنے والے کو پانچ روپے اور سوم آنے والے دوست کو تین روپے کے انعامات بصورت کتب نیر صاحب بکڈپو قادیان کی طرف سے دیا جائے گا۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خصوصیت کی تحریک کریں اور فہرستیں مکمل کر کے جلد دفتر میں بھجوائیں تا اس کے مطابق پرچے تیار کروائے جا سکیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مندرجہ ذیل لٹریچر حاصل فرمائیں

۱۔ تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک"۔ اس کتابچہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا مفصل ذکر ہے۔ بیرونی مشنز کے پتہ جات۔ غیر زبانوں میں تائید اسلام میں چھپوائی گئی کتب کی تفاصیل۔ چھپائی و کتابت دیدہ زیب۔ تازہ ایڈیشن میں تمیں فوٹو بھی شامل ہیں۔ تعداد صفحات ۸۴۔ قیمت پچاس نئے پیسے۔

۲۔ حقیقی اسلام۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی کتاب سلسلہ احمدیہ سے اسلام کی خصوصیات اس کی بین الاقوامی حیثیت، دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اس کی امتیازی تعلیم۔ کتابت و طباعت نہایت عمدہ۔ تعداد صفحات ۱۰۸۔ قیمت پچاس نئے پیسے۔

۳۔ سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح اور سیرت کی مختصر تفصیل درج ہے۔ تعداد صفحات ۲۶۔ قیمت پچیس نئے پیسے۔

۴۔ فتوے مصر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں مصر کے مفتی کا فتوے۔

۵۔ خاتم النبیین کے معنے۔ علماء اسلام، لغات کی رو سے خاتم النبیین کے معنے اس ٹریکٹ میں درج ہیں۔

ڈاک خرچ قیمتوں کے علاوہ ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ دیودرگ ۱/-

مکرم تراب خان صاحب موسیٰ بنی مائنز ۲/-

" سرفراز علی خان صاحب ۲/-

" ٹی کے دیرن کٹی صاحب ۲۵-۱۱

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن ۵۰-۵

جماعت احمدیہ کیرنگ بذریعہ

صدر جماعت ۱۱/-

جماعت احمدیہ ابراہیم پور بذریعہ مولوی

عبد المطلب صاحب ۶/-

جماعت احمدیہ مدراس بذریعہ سیکرٹری صاحب مال مدراس ۲۴/-

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرسکے۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز)

نمبر ۱۳۲۰۴ منکہ غوثو میاں ولد حسین صاحب ہیلی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن ہیلی ڈاک خانہ خاص ضلع دھاڑواڑ میسور سٹیٹ آج بتاریخ ۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۹۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اور اس کی ادائیگی اس ماہ سے ہی شروع کر دوں گا دو سال کے بعد جبکہ میرا پراویڈنٹ فنڈ ملے گا اس پر بھی میری یہ وصیت جاری رہے گی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد غوثو میاں ہیلی ۲/۱۱۔ گواہ شد مبارک علی انچارج مبلغ علاقہ میسور بنگلور رزیل ہیلی ۵/۱۱؛ گواہ شد محمد صادق ناظر مبلغ ہیلی۔

نمبر ۱۳۲۰۸ منکہ سلیمہ بیگم بنت حکیم کرم الدین صاحب زوجہ شیخ حمید اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ میں اقرار کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ میرا حق مہر جو کہ مبلغ پانچصد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے سوا اور کوئی زیور یا جائیداد میری نہیں اس میں سے (دسواں حصہ) ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد میری پیدا ہوئی تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت لکھ دیتی ہوں کہ سند رہے۔

الامۃ خاکسار سلیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد کرم الدین آف شہدرہ تحصیل حویلی ڈاکخانہ پونچھ۔ گواہ شد شیخ حمید اللہ مبلغ احمدیہ چار کوٹ علاقہ پونچھ ڈاکخانہ راجوری۔

نمبر ۱۳۲۰۹ منکہ محمد نعیم اللہ ولد محمد کریم اللہ صاحب قوم مسلمان شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد یہ ہے۔ پختہ مکان (جس کے ساتھ کچھ کچے مکان مٹی سے تعمیر کئے ہیں) ہیں جو کہ چھاؤنی گونا ریاست مدھیہ پردیش میں واقع ہیں جس کے چوتھے حصہ کا میں مالک ہوں اور باقی تین حصے میرے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہیں۔ یہ مکان میرے خالو صاحب مکرم محمد زاہد صاحب پنشنر کی زیر نگرانی ہے وہ بھی اس کے ۱/۴ حصہ کے مالک ہیں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آجکل اس مکان کا کیس کسٹوڈین کی عدالت میں چل رہا ہے فیصلہ ہونے پر اطلاع دوں گا۔ اگر یہ مکان مالکان کو مل گیا تو میں بازاری ریٹ کے مطابق اس کی قیمت ڈلوا کر اپنے حصہ کی رقم کا ۱/۱۰ حصہ مطابق وصیت حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۔ میرا گذارہ ماہوار آمد ملازمت پر ہے جو کہ مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کے علاوہ -/۱۰ روپے ماہوار پنشن بھی ملتی ہے۔ اس طرح کل -/۹۰ روپے ماہوار ہوئے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہ فروری ۱۹۵۸ء کی تنخواہ سے مبلغ -/۹ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد ماہوار میں کوئی اضافہ یا کمی آئندہ واقع ہوئی۔ تو صورت حال سے بروقت دفتر انجمن کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان کو مطلع کرتا رہوں گا اور اس کے مطابق رقم داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔

۳۔ اس امر کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری مذکورہ جائیداد کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہوئی۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ چند حروف بطور وصیت تحریر کر دیئے ہیں کہ سند رہے۔ العبد محمد نعیم اللہ۔ گواہ شد مسعود احمد بقلم خود موصی نمبر ۱۳۱۱۴ درویش قادیان ۳/۲/۵۸ گواہ شد ممتاز احمد ہاشمی موصی نمبر ۱۰۶۹۳ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ قادیان۔

نمبر ۱۳۲۱۱ منکہ عبد الحلیم ولد امیر محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ صوبہ جموں آج بتاریخ ۲/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مویشیان چھ عدد قیمتی -/۸۰۰ روپے (۲) ملکیتی زمین چالیس کنال جس کی قیمت ۸۰۰ روپیہ (۳) کوٹھہ مکان ایک عدد قیمتی -/۱۰۰ روپیہ (۴) نقدی -/۵۰۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ گویا کل رقم خاکسار کی مبلغ -/۲۲۰۰ روپے بنتی ہے جس میں سے خاکسار ۱/۱۰ حصہ گویا اپنی تمام جائیداد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بد اشاعت اسلام بطور وصیت منہا لکھ دیتا ہوں گویا اس جائیداد کا دسواں حصہ مبلغ -/۲۲۰ روپے بنتا ہے جو کہ خاکسار قسط وار مبلغ -/۲۰ روپے سالانہ ادا کرتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور خاکسار یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی بھی جائیداد خاکسار کے مرنے کے بعد ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت منہا لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔

العبد عبد الحلیم بقلم خود۔ گواہ شد عبد الحق خادم۔ پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت صوبہ جموں جماعت احمدیہ چار کوٹ ۲۰/۴/۵۸۔ گواہ شد شیخ حمید اللہ مبلغ علاقہ پونچھ ۲۰/۴/۵۸۔

نمبر ۱۳۲۱۲ منکہ حلیمہ بی بی بنت عزیز احمد صاحب زوجہ عبد الحلیم صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چار کوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ صوبہ جموں آج بتاریخ ۲۰/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

چونکہ میری جائیداد کوئی بھی نہیں۔ البتہ میرے خاوند نے مجھے ایک گائے عطیہ کے طور پر دی ہے۔ جس کی قیمت مبلغ -/۸۵ روپے ہے اس کے علاوہ میرے خاوند نے مجھے حق مہر مبلغ -/۱۵۱ روپے دیا ہے گویا کل رقم عاجزہ کی مبلغ ایک صد چھتیس ۲۳۶ روپیہ بنتی ہے جس میں سے عاجزہ ۱/۳ حصہ یعنی اپنی رقم مذکورہ کا تیسرا حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بد اشاعت اسلام وصیت منہا کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ عاجزہ قسط وار رقم جو کہ مبلغ ۷۸/۵/۴ روپے بحساب -/۱۵ روپے کے حساب سے داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی بھی جائیداد ہو تو اس کے بھی تیسرے حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت منہا لکھ دیتی ہوں کہ سند رہے۔

فقط نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی وصیت کنندہ موصیہ ۲۰/۴/۵۸۔ گواہ شد عبد الحلیم صاحب بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ علاقہ پونچھ بقلم خود۔

فہرست وصولی درویش فنڈ و اعلان دُعا

جن احباب کی طرف سے ماہ مارچ ۱۹۵۸ء تا مئی ۱۹۵۸ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے۔ اور مزید خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان احباب کو بھی ان نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو تا حال کسی مجبوری کے باعث ان تحریکوں میں شامل نہ ہو سکے ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم	نام	رقم
مکرم مسعود احمد صاحب برہ پورہ	-/۸	مکرم عبد الستار خان صاحب شاہ آباد	-/۱۰
" سید محمد محسن صاحب کٹک	-/۱	" نذیر احمد صاحب کویت	-/۵۲
" قاضی محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ	-/۲	" ایم۔ والی ندیم صاحب نیروبی	۲۹۸-۵۰
" شمس الدین خان صاحب کیرنگ	-/۴	" محمد شریف احمد صاحب کویت	-/۲۵
" پی احمد علی صاحب مرکرہ	-/۲۵	" مولا بخش صاحب مرحوم	
" سید بشیر [illegible] صاحب کوڈالی	-/۲	دار السلام محترمہ مشرقی افریقہ	۱۹-۸۸
" ناصر احمد صاحب بھگت سید پور	-/۵	" عبد الستار عثمان صاحب نیروبی	۳۹-۷۵
" سیٹھ محمد یوسف صاحب کلکتہ	-/۱۵	" ڈاکٹر نذیر احمد صاحب "	-/۲۰۰
جماعت احمدیہ "	-/۱۹	" سید ولی دستگیر صاحب شموگہ	-/۱۵
" سید داؤد احمد صاحب مظفرپور	-/۱۲	" سیٹھ محمد یوسف احمد الدین صاحب سکندرآباد	-/۹
" سید شہاب احمد صاحب "	-/۲	جماعت احمدیہ جموں	-/۳
" محمد صدیق صاحب کرڈاپلی	-/۱۰	" ظہیر احمد خان صاحب سونگڑہ	-/۸
" ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب فیض آباد	-/۱	" سید صمصام الدین صاحب رانچی	-/۵
" محمد یوسف صاحب کٹیا	-/۱	" سید فضل الرحمن صاحب خوردہ	-/۲
" عمر الدین صاحب انچونی		محمد انعام صاحب غوری کوڈکوٹہ	-/۱۰
" محمد عبد الحلیم صاحب دلبدرگ	-/۱۳	" انیس الرحمن صاحب کیرنگ	-/۳
" عبد القادر نبی صاحب بمبئی	-/۵	" ایم۔ کے حیدر صاحب منانگھاٹ	-/۱۰
" عبد السلام صاحب پوری	-/۵	" ماسٹر قمر علی احمد صاحب سمبل پور	-/۵
" شہاب احمد صاحب آرہ	-/۲	" ہارون خان صاحب موتی ہاری مائینز	-/۲
" سید اختر احمد صاحب اوریں	-/۴	" صدیق اکبر علی صاحب مدگرال	-/۳
" محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت		" محمد شفیع صاحب اکبر پور کانپور	-/۳
احمدیہ حیدرآباد	۲۲/۱۹	" محمد اسمٰعیل صاحب " "	-/۴
لجنہ اماء اللہ حیدرآباد	۲۳/۲۵	" حبیب احمد صاحب " "	-/۱

مبلغ سرینگر کا ایڈریس: احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار کی ڈاک کا پتہ حسب سابق سرینگر ہوگیا ہے اسلئے آئندہ دوست حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔
خاکسار حکیم محمد سعید انچارج مبلغ احمدیہ دار التبلیغ مائی سوماں باغ سرینگر (کشمیر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال

در جماعتہائے ہند از مورخہ ۱۵-۶-۵۸ تا ۹-۸-۵۸

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۵-۶-۵۸ تا ۹-۸-۵۸ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب بیت المال موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرماویں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی
۱	قادیان	۱۵-۶-۵۸	بجوپورہ	۱۶-۶-۵۸
۲	بجوپورہ	۱۷-۶-۵۸	انبیٹھہ	۱۷-۶-۵۸
۳	انبیٹھہ	۲۰-۶-۵۸	انچولی	۲۱-۶-۵۸
۴	انچولی	۲۱-۶-۵۸	دہلی	۲۱-۶-۵۸
۵	دہلی	۲۲-۶-۵۸	امروہہ	۲۲-۶-۵۸
۶	امروہہ	۲۴-۶-۵۸	سرداونگر	۲۴-۶-۵۸
۷	سرداونگر	۲۵-۶-۵۸	بریلی	۲۵-۶-۵۸
۸	بریلی	۲۷-۶-۵۸	شاہجہانپور وکٹیا	۲۷-۶-۵۸
۹	شاہجہانپور	۱-۷-۵۸	کبدوہی	۲-۷-۵۸
۱۰	کبدوہی	۲-۷-۵۸	بنارس	۲-۷-۵۸
۱۱	بنارس	۵-۷-۵۸	مظفرپور	۷-۷-۵۸
۱۲	مظفرپور	۸-۷-۵۸	موتی ہاری	۸-۷-۵۸
۱۳	موتی ہاری	۸-۷-۵۸	بیگوسرائے	۹-۷-۵۸
۱۴	بیگوسرائے	۱۰-۷-۵۸	مونگھیر	۱۱-۷-۵۸
۱۵	مونگھیر	۱۳-۷-۵۸	بلاری معہ خانپور ملکی	۱۳-۷-۵۸
۱۶	بلاری	۱۷-۷-۵۸	بھاگلپور	۱۷-۷-۵۸
۱۷	بھاگلپور	۲۰-۷-۵۸	کلکتہ	۲۱-۷-۵۸
۱۸	کلکتہ	۲۴-۷-۵۸	کیرنگ پور	۲۵-۷-۵۸
۱۹	کیرنگ پور	۲۸-۷-۵۸	دورموٹ	۲۹-۷-۵۸
۲۰	دورموٹ	۳۰-۷-۵۸	چنڈائی	۳۱-۷-۵۸
۲۱	چنڈائی	۱-۸-۵۸	کلکتہ	۱-۸-۵۸

درخواست دعا۔ (۱) سکندرآباد (دکن) سے اطلاع ملی ہے کہ میری والدہ محترمہ کو لنگ جانے سے سخت بیمار ہیں۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ماسٹر نثار محمد از قادیان

دعائے مغفرت۔ میرے نانا دین چوہدری علی شیر صاحب ڈوگر موضع بھیر دھیک ضلع سیالکوٹ سابق ہمارا سکنہ قادیان بعارضہ ٹائیفائڈ کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مرحوم نے دو بچیاں جن کی عمر ۵ سال اور ۴ سال ہے اپنی یادگار چھوڑی ہیں نیز مرحوم کے ہاں ایک لڑکی ہے۔ دوست دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو نرینہ اولاد عطا فرماوے تا مرحوم کی نسل قائم رہ سکے نیز مرحوم کی مغفرت کیلئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد سلیم ربوہ

سچی باتیں ۔ (بقیہ صفحہ ۲)

اب ان ہر دو آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے جہاں پہلی آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا گیا ہے تو دوسری آیت میں آپ کے بعد سلسلہ خلافت کو اسی طرح جاری و ساری قرار دیا گیا ہے جس قسم کا سلسلہ امت موسویہ میں جاری رہا۔ واقعات کی ٹھوس تاریخیت پر نظر کرنے والا کون نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یوشع بن نون اور بعد میں آنے والے آپ کے خلفاء ہی تھے۔ اور یہاں بھی آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ذریعہ خلافت راشدہ کا قیام عمل میں آیا۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کے ارشاد کے مطابق آخری زمانہ میں بھی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کی واضح خبر موجود ہے۔ اس لئے جس طرح موسوی سلسلہ کا خاتم الخلفاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ٹھیک ۱۴۰۰ سال بعد آیا۔ سلسلہ محمدی کو سلسلہ موسوی سے کمال مشابہت کے باعث ضرور تھا کہ آپ کے بھی ٹھیک ۱۴۰۰ سال بعد مسیح کے نام پر اسی امت کا خاتم الخلفاء پیدا ہوتا!!

پس مولانا عبدالماجد صاحب کا پچھلی صدی میں اس منصب کے مدعی کے دعوے کو تاویلوں کے تہ بہ تہ پردے کے اندر قرار دینا واقعات کی ٹھوس تاریخیت سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ وہ مانیں کہ آپ کے صدق دعوے پر زمین و آسمان سے نشانات ظاہر ہوئے۔ اور دنیا نے حقیقی اسلام کا منور چہرہ آپ کے وجود میں مشاہدہ کیا۔ جب تک اس دنیا میں آپ کا قیام رہا اسلام کے ایک بطل جلیل کی طرح سر میدان بھی اسلام کی طرف سے سینہ سپر رہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ غلبہ اسلام کے ایسے سامان کئے جن سے آپ کے معاصر یکسر محروم رہے۔ اور اسی وقت تک اس دنیا سے نہ اٹھائے گئے جب تک کہ آپ کے مقدس ہاتھوں ایک ایسی پاک جماعت تیار نہ ہو گئی جس نے آپ کے بتائے ہوئے طریق پر اکناف عالم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کو اپنا مطمح نظر بنا لیا۔ جس کے بہتر نتائج آج سب کے سامنے ہیں!!

یہ ہے واقعات کی ٹھوس تاریخیت جس پر نگاہ کرتے ہوئے اسلام ایک زندہ مذہب ثابت ہوتا ہے۔ اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی زندگی کے تمام پہلو نہایت آب و تاب سے سامنے آتے ہیں۔ فیضان نبوی سے ان ٹھوس حقائق کو چھوڑ کر یہ دعوے کس قدر عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

"۔۔۔ دنیا سے نرالا (نوکھا) طریقہ ترغیب کے ۔۔۔ نے اختیار کیا اور کھل کر کہہ دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے!!"

بتلایئے اس دعوے کی فقط ظاہری صورت اور

ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینٰت فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتیٰ اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا (مومن ع۴) کے دعوے میں کچھ فرق ہے؟ فتدبروا یا اولی الابصار۔

خبریں

جالندھر ۱۸ جون۔ مہتہ امرناتھ موہن ۷۲ سال کی عمر میں آج صبح انتقال کر گئے۔ عرصہ تیس سال سے آپ بطور کاتب اخبار پرتاپ سے متعلق رہے چنانچہ صاحب حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے چھوٹے بھائی تھے۔

جالندھر ۱۴ جون۔ پنجاب ہائیکورٹ نے ایک حکم کے ذریعہ پیپسو کے سابق علاقہ میں کہ جو اس وقت پنجاب کا علاقہ ہے۔ اردو زبان کو عدالتی زبان تسلیم کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہائیکورٹ کے اس فیصلہ کا مذکورہ علاقہ کے وکیلوں عدالتی (بقیہ ۴۲)

۴۲

افسروں اور پیپسو رائٹروں نے خیر مقدم کیا ہے ۱۴ سال قبل پٹیالہ میں اردو کی بجائے پنجابی زبان رائج کی گئی تھی۔ لیکن اردو زبان پر بدستور متبدل رہی اور پنجابی زبان میں اردو کی اصطلاحات جاری ہو گئیں

معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ اس علاقہ کی پنجابی زبان عدالتی کر دی گئی تھی۔ لیکن وہاں کی عدالتوں۔ دفتروں اور وکیلوں کے بیان اردو ہی میں کام ہوتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجابی زبان کے استعمال میں کچھ مشکلات ہیں۔